نمبر ۳ | مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۰ صفر سنہ ۱۳۵۰ھ | جلد ۱۹

عزیزان امۃ السلام بیگم ۔ مرزا ناصر احمد ۔ ناصرہ بیگم ۔ مرزا مبارک احمد امۃ القیوم بیگم ۔ مرزا منور احمد ۔ امۃ الرشید بیگم ۔ امۃ العزیز بیگم سلمہم اللہ وبارک فیہم

کی

آمین

الحمد للہ کہ اس وقت میرے سات بچے قرآن کریم ختم کر چکے ہیں۔ اور ایک اللہ تعالیٰ کے فضل سے حافظ قرآن بھی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور میں اس کے فضل سے امید کرتا ہوں۔ کہ دوسرے بچوں کو بھی اس نعمت عظمیٰ سے حصہ لینے کی توفیق دے گا۔ اور خدمت دین کا موقعہ دے کر اور اپنے قرب کی نعمت بخش کر اپنے احسانوں کی زنجیر کو مکمل کرے گا۔ میں نے کچھ شعر اس خوشی میں بطور شکریہ و دعا کہے ہیں۔ اور عزیزہ امۃ السلام بیگم کو بھی جو ہم سب بہنوں بھائیوں کی اولاد میں صرف ایک ہی یادگار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی ہے۔ اس آمین میں شامل کر لیا ہے۔ اشعار درج ذیل ہیں۔ خاکسار مرزا محمود احمد

مرا دل ہو گیا خوشیوں سے معمور	ہوئے ہیں آج سب رنج و الم دور

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے بخیر و عافیت ہیں۔

۵۔ جولائی مولوی عبد الغفور صاحب مولوی عبد الاحد صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب قادیان سے۔ اور ملک عبد الرحمن صاحب خادم گجرات سے جماعت احمدیہ پونچھ کے سالانہ جلسہ میں جو ۱۰۔ تا ۱۲۔ جولائی منعقد ہو گا۔ شمولیت کے لئے بھیجے گئے۔

میر مرید احمد صاحب علاقہ سندھ میں تبلیغ کے لئے روانہ کئے گئے۔

مولوی عبد الرحمن صاحب بوتالوی مولوی فاضل کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے لطف الرحمن نام رکھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

۵۔ جولائی تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد اچھی بارش ہوئی۔

نویدِ راحت افزا آ رہی ہے۔
سلام اللہ کی پہلی عنایت۔
مرا **ناصر** مرا فرزندِ اکبر۔
وُہ میری **ناصرہ** وُہ نیک اختر
مُبارک جو کہ بیٹا دُوسرا ہے
مری **قیوّم** میرے دِل کی راحت
منوّر جو کہ مَولا کی عطا ہے۔
رشیدہ جس کو حق نے رُشد بخشا
عزیزہ سب سے چھوٹی نیک فطرۃ
یہ سارے ختم قرآں کر چکے ہیں
خُدا کا فضل اُن پر ہو گیا ہے۔
یہ نعمت سارے انعاموں کی جاں ہے
مِلی ہے ہم کو یہ فضلِ خُدا سے۔
شہِ لولاک یہ نعمت نہ پاتے۔
کُجا ہم اور کُجا مَولا کی باتیں۔
رسائی کب تھی ہم کو آسماں تک
خُدا ہی تھا۔ کہ جس نے دی یہ نعمت
پس اَے میرے عزیزو۔ میرے بچّو۔
یہی ہے دِین و دُنیا کی بھلائی
اِسی سے ہوتی ہے راحت میسّر
یہی لے جاتی ہے۔ مَولا کے دَر تک
خُدایا اَے مرے پیارے خُدایا۔
ہو سب میرے عزیزوں پر عنایت
کلام اللہ پر ہوں سَب وُہ عامل
بس اک تیری ہی اُن کے دِل میں چاہ ہو
مَحبّت تیری اُن کے دِل میں رچ جائے

بشارت ساتھ اپنے لا رہی ہے
مسیحا نے جِسے بخشی تھی برکت
(حفظ قرآن)
مِلا ہے جس کو حق سے تاج و افسر
عقیلہ باسعادت پاک جوہر،
خُدا نے اپنی رحمت سے دیا ہے
خُدا نے جِس کو بخشی ہے سعادت
بشارت سے خُدا کی جو مِلا ہے،
بنایا نیک طینت اور اچھا،
بہُت خاموش پائی ہے طبیعت،
دِلوں کو نُورِ حق سے بھر چکے ہیں۔
کلام اللہ کا خِلعت مِلا ہے،
جو سچ پُوچھو۔ یہی باغِ جناں ہے
حبیبِ پاک حضرت مُصطفےٰ سے
تو اِس دُنیا سے ہم اندھے ہی جاتے
کُجا دِن اور کُجا تاریک راتیں
جو اُڑتے بھی تو ہم اُڑتے کہاں تک
مُحمّد ہی تھے جو لائے یہ خِلعت،
دِل و جاں سے اُسے محبُوب رکھو،
اِسی سے دُور رہتی ہے بُرائی،
اِسی میں دیکھتے ہیں رُوئے دِلبر،
یہی پہونچاتی ہے مومن کو گھر تک
الٰہ العالمیں ربّ البرایا
مِلے تجھ سے انہیں تقویٰ کی خِلعت
نگاہوں میں تری ہوں نفسِ کامِل،
نہ دیکھیں غیر کو کوئی ہو کیسا ہو،
ہر اک شیطان کے پنجے سے بچ جائے

علومِ آسمانی اُن کو مِل جائیں
ترا اِلہام بھی ہو۔ اُن پہ نازل۔
کریں تیرے فرشتے اُن سے باتیں
ہر اِک اُن میں سے ہو شمعِ ہدایت۔
دِلوں کو نُور سے ہوں بھرنے والے
بُرائی دُشمنوں کی بھی نہ چاہیں
لڑائی اور جھگڑے دُور کر دیں
جو بیکس ہوں یہ اُن کے یار ہو جائیں
بنیں ابلیسِ نافرماں کے قاتل
یہ میدانِ وغا میں جب کبھی آئیں،
بنائے شِرک کو جڑ سے ہِلا دیں۔
خُدا کا نُور چمکے ہر نظر میں،
بڑھیں اَور ساتھ دُنیا کو بڑھائیں
الٰہی دُور ہوں اِن کی بلائیں،
الٰہی تیز ہوں ان کی نگاہیں،
ہوں بحرِ معرفت کے یہ شناور،
یہ قصرِ احمدی کے پاسباں ہوں،
ثریّا سے یہ پھر ایماں لائیں

دِلوں کی اُن کے کلیاں خوب کِھل جائیں
ترا اِکرام بھی ہو اُن کے شامِل،
مَعارف کی بہیں سینوں میں نہریں
بتائے اِک جہاں کو رازِ قدرت
ہوں تیری رَہ میں ہر دَم مرنے والے
ہمیشہ خیر ہی دیکھیں نگاہیں۔
دِلوں کو پیار سے معمُور کر دیں،
سرِ ظالم پہ اِک تلوار ہو جائیں،
لوائے احمدیّت کے ہوں حامِل،
تو دِل اعداء کے سینوں میں دہل جائیں
نشانِ کُفر و بدعت کو مِٹا دیں۔
ملک آئیں نظر چشمِ بشر میں،
بڑھیں اور ایک عالم کو بڑھائیں۔
پڑیں دُشمن پہ ہی اُس کی جفائیں،
نظر آئیں سبھی تقویٰ کی راہیں،
سماءِ علم کے ہوں مہرِ انور،
یہ ہر میداں کے یا رب پہلوان ہوں،
یہ پھر واپس ترا قرآن لائیں

جماعت احمدیّہ کے نئے مولوی فاضل

اس سال جامعہ احمدیہ قادیان سے ۲۲ طلباء مولوی فاضل کے اِمتحان میں شریک ہُوئے تھے جن میں سے حسبِ ذیل ۱۶ کامیاب ہوئے گویا ۷۳ فیصدی نتیجہ رہا۔ پرائیوٹ طلباء ان کے علاوہ ہیں۔ ان کے نتیجہ کی اطلاع تاحال موصول نہیں ہُوئی۔

۱۔ ملک صلاح الدین صاحب ۔ ۔ ۴۰۴
۲۔ محمد سلیم صاحب ۔ ۔ ۔ ۴۰۳
۳۔ ملک عبد اللہ صاحب ۔ ۔ ۳۸۰
۴۔ محمد سرور خان صاحب ۔ ۔ ۳۷۴
۵۔ جلال الدین صاحب ۔ ۔ ۳۴۶
۶۔ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی ۔ ۳۲۸
۷۔ غلام مصطفےٰ صاحب ۔ ۔ ۳۱۸
۸۔ مبارک احمد صاحب ۔ ۔ ۳۰۵
۹۔ محبوب عالم صاحب خالد ۔ ۔ ۳۴۴
۱۰۔ احمد خان صاحب نسیم ۔ ۔ ۳۳۵
۱۱۔ صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی ۔ ۳۴۵
۱۲۔ مرزا عبد الرحمٰن صاحب ۔ ۔ ۲۹۱
۱۳۔ عبد الغفور صاحب ادریکولوی شدوتاخاصاحب ۳۲۷
۱۴۔ عبد اللطیف صاحب کپورتھلوی ۔ ۳۶۴
۱۵۔ شیخ عبد القادر صاحب ۔ ۳۶۵
۱۶۔ صالح محمد صاحب ۔ ۔ ۲۸۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۳۱ء | جلد ۱۹

حضرت مرزا سلطان احمد صاحب خدا تعالیٰ کی آغوش رحمت میں

اللہ تعالیٰ کی نکتہ نوازی

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت کی عجیب شان ہے بعض اوقات اس کا ظہور ایسے حالات میں ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی نکتہ نوازی کا حیرت انگیز منظر آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی وفات جس کی اطلاع گزشتہ پرچہ میں دی جا چکی ہے۔ اسی قسم کا واقعہ ہے۔ اور اس سے خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کے نزول کا عظیم الشان ثبوت ملتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور نے جن حالات میں اپنی عمر کا بیشتر حصہ بسر کیا۔ انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے کسی انسانی فہم و فراست میں یہ نہیں آسکتا تھا۔ کہ ان کا انجام ایسا شاندار اور اس قدر قابل رشک ہو گا۔ جیسا کہ ہوا۔ لیکن خدا تعالیٰ جو ذرہ نواز ہے۔ اسے ان کی کوئی ادا ایسی پسند آگئی کہ اس نے ان کی لوح قلب کو آخری حصہ عمر میں صاف و شفاف آئینہ کی طرح بنا دیا جس میں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل شان اور حقیقت نظر آگئی۔ اور صدق دل سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کے خلیفہ کو قبول کرنے کی سعادت حاصل کر سکے۔

ایک خاص خوبی

کسی انسانی دماغ کے لئے یہ اندازہ لگانا تو ناممکن ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کو حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی کونسی ادا پسند آئی جس کی وجہ سے ان کے لئے رشد و ہدایت کا غیر معمولی موقعہ پیدا کیا۔ اور اپنے مامور و مرسل پر ایمان لانے کی توفیق بخش کر اپنے خاص بندوں میں شامل کر لیا۔ البتہ حضرت مرزا صاحب میں ایک خاص خوبی ایسی تھی جس کا اس موقعہ پر ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ باوجود بے حد خطرناک اور پیچیدہ حالات میں سے گزرنے کے جن میں شیطان کو اپنی شرارت کا بہت کچھ موقعہ مل سکتا ہے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں کبھی کوئی بے ادبی کا کلمہ نہ کہا۔ بلکہ ہمیشہ پوری طرح ادب اور تعظیم کو ملحوظ رکھا۔ حتےٰ کہ بعض ایسے مواقع پر جبکہ کسی فتنہ جو اور شرارت پسند نے ان کی حمایت کے پردہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا۔ تو انہوں نے بڑی غیرت اور حمیت کا اظہار کرتے ہوئے اس کے فعل کے خلاف سخت نفرت اور ناراضگی کا اظہار کیا۔ یہی وجہ تھی کہ مخالفین سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آپ کی طرف کوئی بات منسوب کر کے شرارت کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔

احمدیت میں داخل نہ ہونے کی وجہ

آپ ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور راستبازی تقوےٰ اور طہارت کے معترف رہے۔ اور احمدیت میں داخل ہونے میں روک اپنی عملی کمزوری قرار دیتے۔ گویا اس وقت بھی آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی پر کوئی اعتراض نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ان عقائد کے قبول نہ کرنے کی وجہ اپنی کمزوری بتاتے تھے۔ یہ بھی آپ کی سعادت کی بہت بڑی علامت تھی اور کیا عجب ہے۔ کہ اسی کے نتیجہ میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کا شرف حاصل ہوا۔

نفس کی بہت بڑی قربانی

پھر یہ شرف حاصل کرنے میں آپ کو اپنے نفس کی بہت بڑی قربانی بھی کرنی پڑی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں آپ کا جماعت احمدیہ میں داخل ہونا بظاہر آسان تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تقویٰ و طہارت کا اعتراف کرنے کے علاوہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو جسمانی تعلق آپ کو بخشا تھا۔ وہ نہایت ہی قابل فخر تھا۔ لیکن اس وقت چونکہ آپ اس نعمت سے محروم رہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے یہ امتحان رکھا۔ کہ اپنے چھوٹے بھائی کے ہاتھ پر صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقرار کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوں۔ ظاہر ہے۔ نفس کے لئے یہ بڑا کٹھن امتحان تھا۔ اور ایسا کٹھن مرحلہ تھا کہ ابو طالب جیسے انسان کے سامنے جنہوں نے اپنی ساری قوم کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور کئی قسم کی تکالیف برداشت کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر ممکن مدد کی۔ اور جن پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت روز روشن کی طرح واضح ہو چکی تھی جب اسی قسم کا مرحلہ پیش آیا۔ تو وہ محض اس لئے لا الٰہ الا اللہ کہنے پر آمادہ نہ ہو سکے۔ کہ قریش کہیں گے۔ موت سے ڈر گیا۔ اور اپنے بھتیجے کی بات مان لی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کو اس امتحان میں پوری طرح کامیاب کیا۔ اور انہوں نے جہاں اپنے چھوٹے بھائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر ایمان لانے کا اقرار کیا۔ وہاں آپ کی خلافت کے برحق ہونے کا بھی اعتراف کیا۔ اس طرح انہوں نے اپنے نفس کو کلی طور پر قربان کر کے اپنی اس کوتاہی کا کفارہ پیش کر دیا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ کو قبول نہ کرنے میں ہوئی تھی۔

مقبرہ بہشتی میں داخلہ

اس بہت بڑی قربانی کو خدا تعالیٰ نے نوازا۔ اور ایسا نوازا کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی ذریت ہونے کے علاوہ روحانی ذریت کا فخر بھی حاصل ہو گیا۔ اور آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کے ماتحت کہ:-

"میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثنا رکھا ہے۔" (الوصیت)

بغیر وصیت کے مقبرہ بہشتی کی مقدس زمین میں دفن کیا گیا۔ اور وہ بھی اس خاص قطعہ میں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزار ہے۔ اور جو خاص طور پر اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے مخصوص ہے۔

مبارک انجام

حضرت مرزا صاحب مرحوم و مغفور کا یہ مبارک انجام جہاں اس لحاظ سے نہایت ہی خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذریت کے اس فرد کو بھی اپنی رحمت اور شفقت کے دامن خاص میں جگہ دی۔ اور نہایت غیر معمولی حالات میں جگہ دی۔ وہاں اس لحاظ سے بھی موجب شکر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مخالفین کے اس اعتراض کا قلع قمع کر دیا۔ جو دوسری صورت میں وہ کر سکتے تھے۔

بیرونی جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ حضرت مرزا صاحب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے لئے خاص طور پر بلندی درجات کی دعائیں کریں۔ خدا تعالیٰ نے ان کے وجود کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا نشان قرار دیا ہے۔ نیز ان کے ذریعہ خلافت ثانیہ کی شان کے اعلےٰ اور ارفع ہونے کا ثبوت مہیا کیا ہے۔

حکام ریاست جموں کا عجیب فیصلہ

پچھلے دنوں جموں کی سول پولیس لائن میں ایک واقعہ ہوا جس کے متعلق بیان کیا گیا۔ کہ ہندو ہیڈ کنسٹیبل نے ایک مسلمان کنسٹیبل کو اس وقت جبکہ وہ تلاوت قرآن کر رہا تھا۔ کہا۔ تم کیا بکواس پڑھ رہے ہو اور طیش میں آکر اس کا بستر جس پر قرآن کریم کی بعض سورتوں کا مجموعہ "پنج سورہ" پڑا تھا۔ پرے پھینک دیا جس سے پنج سورہ زمین پر گر پڑا۔ اس واقعہ سے جموں کے مسلمانوں میں بے حد جوش پیدا ہوا۔ اور انہوں نے آئینی طور پر اس کا اظہار اس زور سے کیا۔ کہ مسٹر ویکفیلڈ وزیر امور عامہ کو سری نگر سے اس کی تحقیقات کے لئے آنا پڑا۔ حال میں اس تحقیقات کا یہ عجیب و غریب نتیجہ نکلا ہے۔ کہ ہندو ہیڈ کانسٹیبل کو تو تیس سال کی ملازمت کے بعد پنشن دے کر گھر بھیجدیا اور مسلمان کنسٹیبل کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ فیصلہ کرنے والوں کو خود اعتراف ہے۔ کہ ہیڈ کنسٹیبل نے "آپے سے باہر ہو کر اپنے ماتحت کنسٹیبل سے سلوک کیا۔ اور کہا "تم قرآن نہیں پڑھ رہے ہو۔ بلکہ بکواس کر رہے ہو" اور یہ بھی تسلیم کیا ہے۔ کہ جب اس نے "بستر کو کس پر پھینکا۔ تو پنجسورہ زمین پر گر پڑا" آپے سے باہر ہو جانے اور پنجسورہ کو جو قرآن کریم کا ہی جزو ہے۔ اور ایسی ہی مقدس چیز ہے۔ جیسا کہ سارا قرآن۔ زمین پر گرانے کی یہ سزا کہ تیس سال کی ملازمت کے بعد پنشن دے دینا نہایت ہی عجیب ہے۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان کنسٹیبل کو جسے زیادہ سے زیادہ واقعہ کے بیان میں غلو کا مرتکب قرار دیا جاسکتا ہے۔ برخاست کر دینا انصاف کے پلڑے کو بالکل ٹیڑھا کر دینا ہے۔

دراصل مسلمانوں کی جو عبرتناک حالت ریاست میں ہے۔ اور باوجود مہاراجہ صاحب کی طرف سے مسلمانوں کے متعلق نہایت ہمدردانہ خیالات کے اظہار کے ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے۔ اس سے بہتر انصاف کی توقع ہی کیونکر ہوسکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی اگر اس فیصلہ کو رکھ لیا جائے۔ جو خطبہ عید میں دخل انداز ہونے والے سب انسپکٹر کے متعلق ہوا ہے۔ یعنی خطبہ عید روک دینے کے الزام میں اسے بالکل بری کر دیا ہے۔ تو معاملہ کی اہمیت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

مسلمانان جموں پر تشدد کرنے کے مشورے

جب سے مسلمانان جموں و کشمیر نے ریاست سے انصاف اور حق کا مطالبہ شروع کیا ہے۔ وہی ہندو اخبارات جو گورنمنٹ ہند کی ذرا ذرا سی بات پر تشدد اور سختی کا شور مچاتے اور یہ اعلان کرتے رہتے ہیں۔ کہ کسی قسم کا تشدد اہل ہند کو اپنے حقوق حاصل کرنے سے محروم نہیں رکھ سکے گا۔ بلکہ ان کی قوت عمل کو اور زیادہ بڑھا دے گا اور اس طرح حکومت اپنے گرنے کے لئے خود گڑھا کھودنے کی مرتکب ہو رہی ہے۔ وہی ریاست کو یہ مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے گلے اس قدر تشدد اور سختی سے گھونٹ دیئے جائیں۔ کہ آواز نہ نکال سکیں۔ اور اب تو سری نگر کی اطلاع کی بناء پر یہ اعلان کر رہے ہیں:-

"معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ جموں کے فرقہ پرست مسلمانوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جانے والی ہے۔ مقامی حکام نے مہاراجہ صاحب کی خدمت میں رپورٹ ارسال کی ہے۔ کہ اگر ان شرارتی مسلمانوں کے خلاف فوری کارروائی نہ کی گئی۔ تو نتیجہ سخت خراب ہوگا۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ گورنمنٹ کشمیر پنجاب کے چند شرارتی اخبارات کے خلاف بھی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ کاغذات تیار ہو رہے ہیں" (پرتاپ ۳ - جولائی)

ہندو اخبارات کو ریاست میں جو اثر اور رسوخ حاصل ہے۔ اس کے لحاظ سے یہ تو تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ کہ اس بات کا علم "معتبر ذریعہ" سے ہی ہوا ہوگا پھر اس کے درست ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں ہوسکتا۔ کہ مقامی حکام نے مہاراجہ صاحب کی خدمت میں مسلمانوں کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی رپورٹ کی ہے۔ یہ بھی درست ہوسکتا ہے۔ کہ پنجاب کے مسلمان اخبارات کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے کاغذات تیار ہو رہے ہیں مگر قابل غور بات صرف یہ ہے۔ کہ کیا مہاراجہ صاحب بہادر یہ پُرتشدد طریق عمل اختیار کرنے کی اجازت دیں گے اور تشدد کے نتائج کی کوئی پرواہ نہ کریں گے۔ ہمارا نہایت خیر خواہانہ مشورہ یہ ہے۔ کہ سختی اور تشدد کا خیال بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ اس وقت تدبر۔ نرمی اور انصاف کی ضرورت ہے۔ تشدد اگر مجبور اور معذور لوگوں کو پیس سکتا ہے۔ تو خود تشدد کرنے والوں کے لئے بھی خوشگوار نتائج پیدا نہیں کرتا۔

کانگرسی ہندوؤں کی دھمکیاں حکومت کو

اس میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ کہ گاندھی جی مسلمانوں سے سمجھوتہ کئے بغیر اور ان کے مطالبات اور حقوق کو پس پشت ڈالتے ہوئے گول میز کانفرنس میں شمولیت کا اعلان کر چکے ہیں۔ اور یہ بھی کہہ چکے ہیں۔ کہ وہ کانگرس کے مطالبات منظور کرانے کے لئے اپنی ساری طاقت صرف کر دیں گے۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ ان حالات میں اگر حکومت نے گاندھی جی کے مطالبات منظور کر لئے۔ تو یہ مسلمانوں کے ساتھ بہت بڑی بے انصافی ہوگی۔ اور اسے مسلمان کسی صورت میں بھی برداشت نہ کریں گے۔ کانگرسی بھی چونکہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ حکومت کے لئے مسلمانوں کے حقوق نظر انداز کر کے کانگرس کے آگے جھک جانا آسان نہیں۔ اس لئے وہ ابھی سے دھمکیاں دے رہے۔ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ گاندھی جی کے مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں گورنمنٹ کے خلاف پہلے سے بھی زیادہ شورش برپا کر دی جائے گی۔ چنانچہ پنڈت مالویہ نے ۲ - جولائی پونا میں تقریر کرتے ہوئے کہا:-

"اگر گول میز کانفرنس میں مہاتما جی کے مطالبات منظور نہ کئے گئے تو وہ نئے سرے سے جدوجہد جاری کر دیں گے۔ یہ جدوجہد زیادہ زور شور کے ساتھ جاری کی جائے گی"

خود گاندھی جی بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کر رہے ہیں لیکن حکومت کی دور اندیشی اور تدبر سے امید رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ اس قسم کی دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہ کرے گی۔ اور کانگرس کو قطعاً یہ موقعہ نہ دے گی۔ کہ اقلیتوں اور خاص کر مسلمانوں کے حقوق غصب کر کے وہ من مانی کارروائیاں کرتی رہے۔

الہ آباد کے مسلمان پارچہ فروش کانگرس کے نرغے میں

بدیشی کپڑے کی دوکانوں پر پکٹنگ کے گذشتہ سیلاب کے زمانہ میں مسلمان پارچہ فروشوں کو تلاش کر کر کے جس طرح نقصان پہنچایا گیا۔ وہ نہایت ہی خطرناک تھا۔ اس کا کسی قدر اندازہ ان حالات سے لگایا گیا جو بنارس میں ایک مسلمان پارچہ فروش کو پیش آئے یعنی کانگرس کے والنٹیروں نے اس سے کئی بار پکٹنگ کا خوف دلا کر روپیہ وصول کیا۔ اور آخر جب وہ ان کا ایک بہت بڑا مطالبہ پورا نہ کر سکا۔ تو اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ آخر فساد برپا کر دیا گیا۔ جس کا بہت بری طرح بنارس کے مسلمانوں کو خمیازہ اٹھانا پڑا۔

اب جبکہ اس باسی کڑھی میں پھر ابال آرہا ہے۔ اور الہ آباد میں زیر قیادت پنڈت جواہر لال صاحب بدیشی کپڑے پر پکٹنگ کرنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ الہ آباد کے مسلمان پارچہ فروشوں نے پنڈت جواہر لال کو لکھا "ہمیں چونکہ کانگرس کے طریق کار سے اتفاق نہیں۔ اس لئے ہمیں وہ مجبور نہ کرے۔ کہ ہم بدیشی کپڑا نہ بیچیں۔ مسلمانوں کی تجارت کو کیوں تباہ کیا جارہا ہے" (پرتاپ ۴ - جولائی)

اس کا جواب یہ دیا گیا۔ کہ چونکہ بدیشی مال کے بائیکاٹ کی تحریک خالصتہً ایک اقتصادی تحریک ہے۔ جس کا مقصد ملک کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کو اس سے مستثنٰے نہیں کیا جاسکتا۔ اول تو یہی غلط ہے۔ کہ بدیشی مال کے بائیکاٹ کی تحریک اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کے لئے اختیار کی گئی ہے۔ اسے خود گاندھی جی کانگرس کے آگے حکومت کو جھکانے کا حربہ قرار دے چکے ہیں اور اسی غرض سے یہ جاری کی گئی ہے۔ دوسرے اگر یہ اقتصادی تحریک ہو۔ تو بھی کانگرس کو کیا حق ہے کہ جب مسلمان کانگرس کے طریق کار سے اپنی علیحدگی کا اظہار کر رہے ہیں انہیں اپنے پروگرام پر عمل کرنے کیلئے مجبور کرے۔ پھر اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ اس طرح چونکہ ملک کی اقتصادی حالت بہتر ہوسکتی ہے۔ اس لئے کانگرس کو مسلمان پارچہ فروشوں کی تجارت کو تباہ کرنے کا حق حاصل ہے۔ تو پھر کیا کانگرس مسلمانوں کو یہ حق دینے کے لئے تیار ہے۔ کہ چونکہ ان کے نزدیک ملک کی اقتصادی حالت...

احمدیہ گرلز ہائی سکول قادیان میں ایف اے کلاس کا افتتاح

لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر

یکم جولائی ۱۹۳۱ء کو گرلز ہائی سکول قادیان میں ایف اے کلاس کے افتتاح کے موقعہ پر جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے ناظر تعلیم و تربیت نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی تقریر

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ آج ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں۔ کہ

لڑکیوں کے کالج کا افتتاح

کیا جائے۔ ہماری جماعت نے خدا کے فضل سے پہلے ہی لڑکیوں کی تعلیم میں باقی تمام مسلمانوں کی نسبت بہت زیادہ حصہ لیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میں شائد نسبت کے لحاظ سے ہم بہت زیادہ لڑکیوں کو بھیجتے ہیں۔ اور ان کی تعلیم کا انتظام کرتے ہیں۔ اس سال ۱۶ لڑکیوں نے

انٹرنس کا امتحان

دیا جس سے بہت لوگ حیران رہ گئے۔ کہ قادیان ایسی چھوٹی بستی سے اتنی زیادہ تعداد میں لڑکیاں انٹرنس کے امتحان میں شریک ہوئیں۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ یہ صرف

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی توجہ کا نتیجہ

ہے۔ ورنہ جو سامان ہمارے پاس ہیں۔ اور جو مشکلات ہمیں درپیش ہیں۔ ان کے متعلق کچھ بتانے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے

سکول کی عمارت

کرایہ پر لی ہوئی ہے۔ جو سکول کی ضروریات کے لئے بھی پوری طرح مکتفی نہیں۔ اساتذہ کے لحاظ سے بھی گو دوسروں کی نسبت بہتر انتظام ہو۔ لیکن ابھی تک جیسا کہ چاہیئے۔ ہائی سکول کے لئے بھی انتظام نہیں کیا جا سکا۔ ایسی صورت میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایف۔ اے کی کلاسیں کھول دی جائیں۔ اس امر کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ کہ ہم گرلز ہائی سکول کیلئے مناسب اور موزوں

زنانہ سٹاف

مہیا کر سکیں۔ اس وقت ہمارے لئے خواہ کس قدر مشکلات ہوں اور خواہ سامان کی کتنی کمی ہو۔ یہی رستہ کھلا ہے۔ کہ ایف اے کی کلاسیں کھول دیں۔ تا کہ آج نہیں۔ تو دو چار سال بعد قابل سٹاف مہیا ہو سکے۔ اس وجہ سے مشکلات کے ہوتے ہوئے یہ

کلاسیں موجودہ اساتذہ کی قابل تعریف کوشش سے کھولی جا رہی ہیں

ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی سکول

اور ان کے سٹاف کی طرف سے جو مدد اس وقت تک ملی ہے۔ وہ خاص طور پر قابل تعریف ہے۔ اور میں ان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ یہ تعاون جاری رکھیں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ مقررہ وقت سے اگر زائد وقت بھی دینا پڑے۔ تو وہ اس سے دریغ نہ کرینگے۔ اس کے ساتھ ہی میں

مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر صاحب

کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ ایف۔ اے کلاس کے عربی مضمون کے لئے انہوں نے وقت دینے کا وعدہ کیا ہے۔

اس قدر مختصر حالات بیان کرنے کے بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے

درخواست

کرتا ہوں۔ کہ حضور دعا فرمائیں۔ کہ ہماری کمزوریاں اور سامان کی کمی اس کام میں روک نہ ہو۔ اور جلد عظیم الشان کالج قائم ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اس غرض کو پورا کریں۔ جو اس کے نزدیک ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تقریر

جناب ناظر صاحب تعلیم و تربیت کی تقریر کے بعد حضور نے حسب ذیل تقریر فرمائی۔

۱۹۲۵ء میں مَیں نے اس نیت سے کہ

عورتوں کی تعلیم

ایسے اصول پر ہو۔ کہ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم کی بھی تکمیل ہو سکے۔ اور اس خیال سے کہ مذہبی تعلیم اپنے ساتھ دلچسپی اور دلکشی کے زیادہ سامان نہیں رکھتی۔ اور بعد میں اس کا حاصل کرنا مشکل ہوتا ہے۔ مذہبی تعلیم کو پہلے رکھا۔ تا کہ ایک حد تک دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لڑکیاں

انگریزی تعلیم

حاصل کر سکیں۔ اور چونکہ اس سے زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بڑی عمر میں بھی اگر حاصل کرنی پڑے۔ تو گراں نہ گزرے گی۔

لڑکیوں کے لئے پہلے

عربی کی کلاسیں

کھولیں۔ اس وقت قادیان میں بھی ایسے لوگ تھے۔ جو اس پر معترض تھے۔ اور باہر بھی۔ خاصکر پیغامی سیکشن نے بہت ہنسی اڑائی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے پنجاب میں ہی نہیں بلکہ ہندوستان میں یہ

پہلی مثال

ہے۔ کہ اس کثرت سے مولوی کا امتحان ہماری جماعت کی لڑکیوں نے پاس کیا۔ میرا خیال ہے۔ سارے ہندوستان میں اتنے عرصہ میں مولوی کا امتحان پاس کرنے والی اتنی لڑکیاں نہ ہوں گی۔ جتنی ایک سال میں ہماری لڑکیوں نے یہ امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد زنانہ سکول کی لڑکیاں چونکہ ہائی کلاسوں کی تعلیم پا سکتی تھیں۔ اس لئے مدرسہ ہائی کے استادوں کی امداد سے

ہائی کلاسیں

کھولی گئیں۔ ان میں بھی خدا کے فضل سے اچھی کامیابی ہوئی۔ اور اس سال ۷ طالبات انٹرنس کے امتحان میں کامیاب ہوئیں۔ یہ بھی اپنی ذات میں پہلی مثال ہے۔ کیونکہ کسی سکول سے

سات مسلمان لڑکیاں

آج تک ایک سال میں کامیاب نہیں ہوئیں۔ اور چونکہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ہم اپنی جماعت کو بھی تحریک کرتے رہتے ہیں اس لئے قادیان سے باہر بھی کئی لڑکیوں نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ اور اچھے نمبروں پر پاس کیا ہے چنانچہ ایک احمدی لڑکی لڑکیوں کے مقابلہ میں سیکنڈ رہی۔ اور لڑکوں کے مقابلہ میں اس کا ۱۳ یا ۱۴ نمبر ہے۔

میرا منشاء یہ ہے۔ کہ اس تعلیم کو جاری رکھا جائے جتنی کہ اتنی کثیر تعداد

گریجوایٹ خواتین

کی پیدا ہو جائے۔ کہ ہم سکول میں بھی زنانہ سٹاف رکھ سکیں۔ اور کالج بھی قائم کر سکیں۔ گورنمنٹ نے اب مردوں کے لئے یہ شرط عائد کر دی ہے۔ کہ وہ پرائیویٹ امتحان نہیں دے سکتے۔ لیکن عورتوں کے لئے یہ شرط نہیں۔ پیشتر اس کے کہ عورتوں کے لئے بھی پرائیویٹ امتحان نہ دینے کی شرط پنجاب یونیورسٹی عائد کرے۔ ہم اتنی تعداد پیدا کر لیں۔ جو کہ ہماری آئندہ نسلوں کو تعلیم دینے اور ہماری تعلیمی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کافی ہو۔

مَیں نے جہاں تک غور کیا ہے۔ جب تک عورتیں ہمارے کاموں میں شریک نہ ہوں۔ ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ زیادہ تر امور ایسے ہیں۔ جن میں عورتوں کا سوال پیش آتا ہے۔ اسی طرح

تربیت اولاد کا سوال

ہے۔ جو عورتوں سے خاص طور پر تعلق رکھتا ہے۔ اور یہ حل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ عورتیں تعلیم یافتہ نہ ہوں۔ اور یہ کام

ان کے سپرد نہ کر دیا جائے۔ کسی گھر میں کتنی ہی تعلیم یافتہ عورت ہو اور وہ بچوں کی کتنی ہی اعلیٰ تربیت کرتی ہو۔ اس میں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اولاد پر اردگرد کے بچوں کا بھی اثر پڑتا ہے۔ اور تمام بچوں کی صحیح تربیت اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جبکہ کافی تعداد میں تعلیم یافتہ عورتیں مل جائیں۔ اور

چھوٹی عمر کے بچوں کے بورڈنگس

بنا کر ان کا انتظام عورتوں کے سپرد کر دیا جائے۔ تاکہ وہ ان میں بچپن میں ہی خاص اخلاق پیدا کریں۔ اور پھر وہ بچے بڑے ہو کر دوسروں کے اخلاق کو اپنے اخلاق کے سانچے میں ڈھالیں۔ بغیر ایسی

اجتماعی جدوجہد

کے کامیابی نہیں ہو سکتی نہ تقریروں سے نہ وعظوں سے نہ درس سے۔ اس میں کامیابی کی یہی صورت ہے۔ اور قومی کیرکٹر اسی طرح بن سکتا ہے۔ کہ

ایسے ہومز

قائم کئے جائیں۔ اور جنہیں خدا تعالیٰ توفیق دے۔ وہ ان میں اپنے بچوں کو داخل کریں۔ عورتیں ان کی نگران ہوں۔ بچے چھوٹی عمر سے لیکر ۷۔ ۸ سال تک ان میں رہیں۔ اور اس عرصہ میں ان میں اعلیٰ اخلاق پیدا کئے جائیں۔ پھر یہ جماعت دوسروں کو اپنے رنگ میں ڈھالے۔ یہ لڑکے اور لڑکیاں جن کے ۷۔ ۸ سال تک کی عمر میں ایک جگہ تربیت پانے میں کوئی حرج نہیں۔ قوم کے لئے بہت مفید ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسے ہومز قائم کر سکیں۔ تو ان کے ذریعے اخلاق پیدا کئے جا سکتے اور ایسی تربیت ہو سکتی ہے جو ہماری جماعت کو دوسروں سے بالکل ممتاز کر دے۔ مگر یہ بات کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک کافی تعلیم یافتہ عورتیں نہ ہوں۔ اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں۔

زنانہ کالج

مردانہ کالج سے بھی زیادہ اہم ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہمیں مردانہ کالج کی ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے۔ مگر اس کے متعلق سرکاری طور پر جو شرائط ہیں۔ وہ ہم ابھی پورے نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر ہم ان شرائط کو پورا کر سکیں تو بھی میرے نزدیک لڑکیوں کے لئے کالج ضروری ہے۔ کیونکہ لڑکے تو باہر بھی رہ سکتے ہیں۔ لیکن لڑکیوں کے لئے باہر رہنا مشکل ہے۔ ان حالات کو مدنظر رکھ کر جیسا کہ ناظر صاحب نے بیان کیا ہے بے سروسامانی کی حالت میں کام شروع کیا جا رہا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ

ہائی سکول کے اساتذہ

نے لڑکیوں کی تعلیم کے متعلق جیسے پہلے محنت کی ہے۔ اب بھی کریں گے مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ لڑکیوں کی

ایف اے کلاس کے لئے مضمون

جغرافی مقرر کیا گیا ہے۔ میں نے سنا ہے۔ عام طور پر طالب علم یہ مضمون نہیں لیتے۔ شائد اس لئے کہ اسے مفید نہیں سمجھا جاتا۔ یا اس لئے کہ اس میں امتحان سخت ہوتا ہے۔ اور لڑکے کم پاس ہوتے ہیں۔ در اصل یہ ایسا علم ہے جس کی زنجیر نہیں ہوتی۔ اور اس وجہ سے یہ مشکل سے یاد ہوتا ہے جن علوم میں زنجیر ہوتی ہے۔ وہ جلد یاد ہوتے ہیں۔ کیونکہ ایک بات سے دوسری بات یاد آجاتی ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے۔ فلاسفی میں امتحان دینے والے زیادہ نمبر حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ اس میں زنجیر چلتی ہے۔ میرے خیال میں یہ زیادہ بہتر ہو گا۔ کہ اس مضمون کے لئے آدمی تیار کر لیا جائے۔ ہمارے

قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر

اس میں ماہر ہیں۔ سکول میں اب جو چھٹیاں ہونے والی ہیں۔ ان میں ان سے یا کسی اور سے ضروری باتیں پڑھائی جائیں۔ اور یہ مضمون لڑکیوں کے لئے رکھا جائے۔ اس میں کامیابی کی زیادہ توقع ہو سکتی ہے۔ چونکہ یہ ہماری

پہلی کوشش

ہے۔ اس لئے ایسی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ جس سے کامیابی کی زیادہ توقع ہو۔ فلاسفی تربیت اولاد میں بھی بہت امداد دیتی ہے۔ اس لئے یہی پڑھانی چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں۔ تنظیم اس کے لئے کوشش کریں گے اس کے بعد میں

دعاء

کرتا ہوں جس میں سب احباب شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مقصد میں کامیاب کرے۔ ہمارے اسباب میں جو کمزوری ہے۔ اسے دور کر کے اعلیٰ درجہ کا نتیجہ پیدا کرے۔ اور ایسے فوائد عطا کرے۔ کہ جن سے نہ صرف عورتوں کی ذہنی ترقی ہو۔ بلکہ آئندہ اولاد کی تربیت کے لئے بہتر سے بہتر سامان پیدا ہوں۔

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

از واقعات بعد از وفات

خدا تعالیٰ کے فرستادوں میں صداقت کے بہت سے نشانات ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف اپنی زندگی میں ہی خدا تعالیٰ کی طرف سے معجزات و کرامات دیئے جاتے ہیں۔ بلکہ بنی نوع انسان کو آئندہ آنے والی ایسی باتوں کے متعلق خبر دیتے ہیں۔ جو ان کی وفات کے بعد پوری ہو کر ان کی صداقت پر مہر لگاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہزارہا نشانات اور معجزات پائے سینکڑوں پیشگوئیاں کیں۔ اور وہ حضور علیہ السلام کی زندگی میں پوری ہوئیں لیکن جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بہت سی پیشگوئیاں آپکی وفات کے بعد پوری ہو کر بعد میں آنے والوں کے لئے آپ کی صداقت ثابت کر رہی ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بہت سی پیشگوئیاں حضور کی وفات کے بعد پوری ہو کر پچھلوں کے لئے ہدایت کا موجب ہوئیں۔ اور ہو رہی ہیں۔

حضور کی زندگی میں پوری ہونے والی بعض پیشگوئیوں کے متعلق بعض نادان کہدیتے ہیں۔ کہ ان میں حضور کی کوشش کا دخل تھا۔ چنانچہ آج تک باوجود کوئی ثبوت نہ ہونے بلکہ اس کے خلاف گورنمنٹ کے یہ فیصلہ کر دینے کے کہ لیکھرام کی موت میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی قطعاً کوئی سازش نہیں تھی۔ پھر بھی آریہ یہ کہنے سے باز نہیں آتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیکھرام کو سازش سے قتل کرایا۔ اسی طرح اور بعض پیشگوئیوں پر بھی بے بنیاد اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ کی فرمودہ پیشگوئیوں کو پورا کر کے اس امر کو کمال صفائی سے ثابت کر دیا۔ کہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ ورنہ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب جنگ یورپ کے متعلق واضح الفاظ میں پیشگوئی کی۔ تو پھر اس کے پورا کرنے میں آپ کا کوئی دخل تھا۔

(۲) پھر یہ خبر دی۔ کہ قادیان میں دور دراز ملکوں سے لوگ آئینگے اور اس کثرت سے آئیں گے۔ کہ ارضِ حرم کی طرح اسمیں ہجوم ہو گا۔

(۳) پھر فرمایا۔ میری جماعت کے بعض بڑے چھوٹے کئے جائینگے اور بعض چھوٹے بڑے۔

(۴) ایک اور یہ رؤیا دیکھا۔ کہ ایک گروہ خوارج کا میری خلافت کا مزاحم ہو رہا ہے۔

(۵) پھر آپ کو یہ الہام ہوا۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(۶) زارِ روس کی حالتِ زار کے متعلق آپ نے ان الفاظ میں خبر دی ؎

"زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی باحالِ زار"

(۷) پھر مولوی نعمت اللہ صاحب شہید افغانستان اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کے متعلق خبر دی۔

(۸) اپنی اولاد کے خادمِ اسلام اور ہر طرح کی ترقی حاصل کرنے کے متعلق پیشگوئی کی۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے حرف بحرف پوری ہوئی۔

(۹) پھر اپنے ایک اولوالعزم بیٹے کے متعلق اس کی پیدائش سے پہلے خبر دی۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کا مظہر ہو گا۔ اس کے ظاہر ہونے سے خدا تعالیٰ کے جلال کا ظہور ہو گا۔ چنانچہ وہ عظیم الشان انسان پیشگوئی کے مطابق پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ کہا گیا تھا۔ "حسن و احسان میں تیرا نظیر ہو گا" وہ خلیفہ بننے کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے صداقت اسلام کو اکنافِ عالم میں ظاہر کر رہا ہے۔

مندرجہ بالا اور اسی طرح بہت سی دیگر پیشگوئیاں جو حضور علیہ السلام کی زندگی کے بعد پوری ہوئیں۔ ان کا انکار کوئی دشمن بھی نہیں کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کے دل میں خوفِ خدا ہو۔

خاکسار

محمد یار مولوی فاضل قادیان

تمدن اسلام

دنیوی علوم پر مسلمانوں کے احسانات

کا اعتراف

غیر مسلموں کی زبان سے

اس عنوان کی گذشتہ اقساط میں ان بے شمار احسانات کا ذکر کیا جا چکا ہے۔ جو مسلمانوں نے دنیوی علوم پر کئے۔ اور ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے اس لحاظ سے بھی دنیا کو بہت فیض پہنچایا ہے۔ اور جس طرح روحانی ترقیات اور قرب الٰہی کا حقیقی راستہ دنیا کے سامنے حضرت اسلام نے ہی پیش کیا ہے۔ اسی طرح دنیوی علوم و فنون کی ترقی کا موجب بھی مسلمان ہوئے۔ اور مروجہ علوم کے استاد مسلمان ہی ہیں۔ اگرچہ یہ ایک ایسی ثابت شدہ حقیقت ہے جس میں کسی اشد سے اشد معاند کو بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ تاہم اس بارہ میں بعض غیر مسلم معززین کی آراء و افکار قارئین کرام کے لئے موجب دلچسپی ہوں گے۔

مسٹر چارلس کی شہادت

ایک انگریزی مصنف Charles T. Gorham نے ایک کتاب Christianity & Civilization تحریر کی ہے جس میں دنیوی لحاظ سے مسلمانوں کی ترقیات اور تمدن و تہذیب کا نقشہ دلچسپ پیرایہ میں کھینچا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

آٹھویں صدی میں مسلمانوں نے سپین فتح کیا۔ اور آناً فاناً ملک میں اعلیٰ درجہ کی تہذیب و تمدن کو پھیلا دیا۔ ان کی وسیع تجارت اور صنعت و حرفت سے خستگی نے عیسائی دنیا کو حیرت میں ڈال دیا۔ زراعت کے لئے نہایت مفید اور عمدہ قوانین و اصول وضع کئے گئے۔ مویشی۔ بھیڑیں۔ گھوڑوں وغیرہ کی افزائش نسل کے انتظامات باقاعدہ تھے۔ ریشم کی ایجاد دیکھئے موجودہ تہذیب ان کی مرہون منت ہے۔ اور یورپ کو چاول چینی۔ روئی اور کئی قسم کے پھلوں سے آشنا کرنے والے سپین کے حکمران عرب ہیں۔ انہوں نے صنعت پارچہ بافی۔ مٹی۔ لوہا۔ فولاد۔ اور چمڑے سے مختلف اشیاء کی ساخت کو بحد ترقی دی جس زمانہ میں عیسائی مذہبی اختلافات کی بنا پر ایک دوسرے کا گلا کاٹنے میں مشغول تھے۔ عرب تجارت اور خرید و فروخت کر رہے تھے۔ ایک عیسائی جب بیمار ہوتا۔ تو وہ کسی نزدیک ترین راہب کے پاس جا کر اس کے معجزہ سے شفا یابی کا منتظر رہتا۔ لیکن عرب ایسی حالت میں کسی طبیب یا فزیشن کی امداد حاصل کرتے۔ روم اور قسطنطنیہ میں زمین کو چپٹی اور ہموار سمجھا جاتا تھا۔ مگر عربوں کے عام سکولوں میں گلوب استعمال کئے جاتے تھے۔ پریکٹیکل سائنس۔ اسٹرانومی۔ باٹنی۔ آپٹکس۔ سرجری اور میڈیسن میں مسلمانوں نے انتہا درجہ کی ترقی کی۔ حتیٰ کہ ان کی پیش کردہ علمی باتوں کو کئی صدیوں تک یورپ کے لوگ سمجھنے کی بھی اہلیت نہ رکھتے تھے۔ ہسپانیہ کے مور الجبرا اور ریاضی کے خاص ماہر تھے۔ Weight of atmosphere, principal of Hydrostatics, Theory of سے عرب خوب واقف تھے۔ اور Pendulum کو سب سے پہلے انہوں نے ہی معلوم کیا۔ انہوں نے ڈکشنریاں جن میں سے ایک ساٹھ جلدوں میں تھی اور سائیکلوپیڈیا مرتب کیا۔ حکمرانوں کے محلات پچی کاری۔ اور نقش و نگار سے آراستہ کئے جاتے۔ اور کافوری شمعوں سے ان میں روشنی کی جاتی تھی۔ آبشاروں کے ذریعہ ان کی عالیشان عمارت گاہیں سرد کی جاتی تھیں۔ سنگ مرمر کے غسلخانے موجود تھے۔ جن میں موسم کے لحاظ سے سرد و گرم پانی جاتا ہوتا تھا قرطبہ کے عظیم الشان شہر میں جو علم و فن کا مرکز تھا۔ بازاروں اور گلیوں میں فرش اور رات کو روشنی کا انتظام اس وقت تھا جب لنڈن اور پیرس کو ان باتوں کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔

خانگی طباخی میں بھی مسلمان اپنی مثال آپ ہی ہیں۔ دنیا کی کسی قوم نے اس فن کی طرف ایسی ذائقہ رساں توجہ نہیں کی جیسی مسلمانوں نے کی۔ اس وقت جب موجودہ تہذیب و تمدن کے حاملان۔ پتوں۔ بیر کی پھلیوں اور آڑو۔ موٹھ وغیرہ اناجوں۔ بلکہ بعض حالات میں درختوں کی چھالوں پر گزارہ کرتے تھے مسلم تمیل انواع و اقسام کے پرتکلف کھانوں سے پُر نظر آتی ہے۔ ان کے ہاں ایسے ایسے ماہر باورچی تھے۔ جو ایک چیز مثلاً نخود سے ہی سینکڑوں انواع و اقسام اور مختلف لذتیں رکھنے والی اشیاء تیار کر دیتے تھے۔ ان ایام سے قطع نظر کر کے جب اسلامی تہذیب اپنے کمال پر تھی۔ اور ہر مسلم تہذیب و تمدن کے ارتقاء کے لئے کوشش کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ میں آپ کی توجہ قریبی زمانہ یعنی انیسویں صدی کی طرف مبذول کراتا ہوں جب واجد علی شاہ اودھ زندہ تھا۔ اس میں ذرہ بھر بھی مبالغہ نہیں۔ کہ اس نے ایسے ایسے طریقے ایجاد کر رکھے تھے۔ کہ تالاب سے ایک مچھلی کو پکڑ کر کھانے کے لئے تیار کرنے پر تمام عرصہ درکار ہوتا تھا۔ جتنا خانساماں کو باورچی خانہ سے ایک پلیٹ لانے میں لگتا ہے۔ واجد علی شاہ کے بیٹوں اور پوتوں کے ساتھ جو مٹیا برج کلکتہ میں رہائش رکھتے تھے۔ گہرے تعلقات رکھنے کی وجہ سے میں ذاتی طور پر اپنے تجربہ کی بنا پر یہ جانتا ہوں۔ کہ ایک سالم بکرے کو بھونا جا سکتا تھا۔ دراں حالیکہ اس کی اصل صورت اور جسم کی تمام تفصیلات صاف صاف دیکھی جا سکتی تھیں۔ صرف اتنا فرق ضرور رہتا۔ کہ وہ بول نہ سکتی تھی۔ ایک دن شہزادہ نے پلاؤ کی تیس اقسام مجھے گنوائیں۔ مسلمان مٹھائیاں بنانے میں بھی پوری طرح ماہر تھے۔ اور اس کی بھی اتنی اقسام انہیں معلوم تھیں جتنی مختلف مذاق اور ذائقے رکھنے والی طبائع دنیا میں موجود ہیں۔

سر پی سی رائے کی شہادت

ڈاکٹر سر پی۔ سی رائے کو ہندوستان کی علمی دنیا میں جو شہرت حاصل ہے۔ وہ کسی تشریح و توضیح کی محتاج نہیں ۱۷ رفروری ۱۹۳۱ء کو نیشنل یونیورسٹی علیگڑھ کے کانووکیشن کے موقعہ پر انہوں نے ایک تقریر کی تھی۔ جو علیگڈھ گزٹ ۱۲ رفروری ۱۹۳۱ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں آپ نے کہا۔

"میں اسلام کی روایات علمیہ سے واقف ہوں مسلمانوں نے سائنس علوم و فنون اور فلسفہ کی جو خدمتیں انجام دی ہیں مجھے معلوم ہیں۔ قرون وسطیٰ کے تیرہ و تار عہد میں جبکہ مسیحی دنیا بے معنے ارسطاطالیسی نزاعات لفظی اور خدا کی ماں اور بیٹے کے متعلق لاانتہا منطقی مناظروں پر اپنی تمام قوتوں کو صرف کرنے پر قانع و مطمئن تھی۔ اس وقت مسلمانوں نے جہاں افروز مشعل حق روشن کرنے میں جو حصہ لیا ہے۔ وہ یاد کرتا ہوں۔ بغداد و قاہرہ اور قرطبہ و غرناطہ کے نظارے اپنی شان و شوکت اور جاہ و جلال کے نہ مٹنے والے آثار کے ساتھ میری چشم تصور میں پھر رہے ہیں۔ اگرچہ میں خود مسلمان نہیں۔ لیکن اسلام نے علوم و فنون کے میدان میں جو بازی جیتی ہے۔ اس کو سوچتا ہوں۔ تو میرا ایشیائی دل فخر و مسرت سے پھولا جاتا ہے۔ دوستو! مجھے امید ہے۔ آپ معاف فرمائیں گے۔ اگر اپنے دلی جوش میں تاریخ اسلام کے اس عہد زریں پر حسرت و ارمان کے ساتھ تھوڑی دیر توقف کروں۔ جب یورپ کی دنیا بربریوں کے حملوں سے زوال پذیر ہو کر ناگفتنی تاریکی کے گڑھے میں جا پڑی تھی۔ اگر اس وقت اسلام کمک کو نہ پہنچتا۔ اور اعلیٰ علوم کی تخم ریزی کر کے اس کی پوری پرداخت نہ کرتا۔ اور حق و حریت کی جاں بخش آب و ہوا میں اس کی تربیت کر کے انہیں پھولنے پھلنے نہ دیتا۔ تو میں پوچھتا ہوں۔ آج دنیا کہاں ہوتی۔ اور تہذیب جدید کا نشان کہاں ملتا۔ یہ صحیح نہیں۔ کہ مسلمان ہندوستان میں آ کر صرف بس گئے اور کچھ نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے یہاں کے فن تعمیر۔ موسیقی۔ ادب اور سیاسیات میں بیش بہا اضافہ کیا ہے۔ ہندوستان کی تربیت و تہذیب میں مسلمانوں کی ذہانت و فکاوت نے بہت کچھ حصہ لیا ہے۔ وہ لباس زریں جو مسلمانوں نے ہندوستان کی دیوی کو پہنایا۔ اگر اتار لیا جائے۔ تو وہ کیسی بدنما نظر آنے لگیگی۔ اس کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں"۔

مسٹر ایس۔ پی سکاٹ کی شہادت

مسٹر ایس۔ پی سکاٹ صاحب اپنی مشہور تصنیف اخبار الاندلس کے صفحہ ۱۱۵ و ۱۱۶ پر لکھتے ہیں: "ہم کو چاہیئے۔ کہ اس غیر معمولی مذہب کی سرعت ترقی اور اس کے دوامی اثرات کی قدر کریں۔ کہ جو ہر جگہ امن و امان و دولت و حشمت فرح و سرور اپنے ساتھ لے گیا۔ جس نے حیرت زدہ معتقدوں کے سامنے خدائے واحد جل شانہ کو پیش کیا۔ جس نے مذہب کیتھولک کی دینی کونسلوں پر دلائل کا حملہ کیا۔ اور ان کو ان کے اصل اور صحیح عقائد کی طرف راہ نمائی کی۔ جس نے عیسائیوں کے نہایت مشہور گرجاؤں میں خوبصورت محرابیں بنانے کی ترکیب بتائی۔ جس نے کرۂ ارض کی پیمائش کر کے اس پر اپنی مہر لگا دی۔ جس نے آسمان کے درخشندہ ستاروں پر اپنے نورانی دستخط کر دئے۔ جس نے یورپ کی زبانوں پر نہایت نمایاں اثر ڈالا۔ جس کی فیاضیوں اور مہربانیوں کا ثبوت ہم کو ہر وقت ہمارے اس لباس سے ملتا ہے۔ جو ہم پہنتے ہیں۔ ان غلوں سے ملتا ہے۔ جو ہمارے کھیتوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان میووں سے ملتا ہے۔ جو ہمارے باغوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ ان پھلوں سے ملتا ہے۔ جن سے ہم لطف اٹھاتے ہیں جس نے بگڑے بادشاہوں کے بعد وہ خاندان پیدا کئے جن کا نصب العین یہ تھا۔ کہ اپنی رعایا کو انتہائی عروج پر پہنچائیں۔ آئندہ آنے والی نسل [illegible] اعلیٰ قوتی کی ایسی سلطنت قائم کر دیں۔ جو کبھی حوادث سے نہ مٹے۔ یہ عجیب و غریب اور بے مثال نتائج عرب کے ایک بکریاں چرانے والے کے غیر متزلزل استقلال عظیم الشان جوہر ذاتی اور سیاسی دوراندیشی سے پیدا ہوئے ہیں"۔

نظارت امور عامہ کے اعلانات

احمدی جماعتوں کے نئے کارکنوں کی منظوری کا اعلان

حسب ذیل جماعتوں کے کارکنوں کے نئے انتخاب کی منظوری کا اعلان کیا جاتا ہے ٭ ناظر امور عامہ قادیان

انجمن احمدیہ ٹھوکر یوسن (ضلع ملتان) کے کارکن

(۱) پریزیڈنٹ و خزانچی ۔ مولوی نور محمد صاحب اوورسیر نہر
(۲) سکرٹری مال عبد الرزاق صاحب

انجمن احمدیہ ہموساں (ضلع ریاسی) کے کارکن

(۱) پریزیڈنٹ محمد سلطان صاحب
(۲) سکرٹری محمد عارف صاحب
(۳) محصل عبد السبحان صاحب
(۴) سکرٹری تبلیغ عبد الاحد صاحب

انجمن احمدیہ نوشہرہ کے کارکن

(۱) جنرل سکرٹری
(۲) سکرٹری وصایا
(۳) سکرٹری امور خارجیہ
(۴) سکرٹری ضیافت
} شیخ احمد اللہ صاحب ہیڈ کلرک کنٹونمینٹ بورڈ
(۵) نائب جنرل سکرٹری بابو محمد عمر صاحب
(۶) سکرٹری مال بابو محمد صادق صاحب
(۷) سکرٹری دعوۃ و تبلیغ
(۸) سکرٹری تعلیم و تربیت
(۹) محصل
} بابو محمد شفیع صاحب
(۱۰) محصل انجمن فنڈ میاں اللہ دتا صاحب
(۱۱) سکرٹری امور عامہ چوہدری محمد امین صاحب
(۱۲) سکرٹری تالیف و تصنیف میاں ایوب شاہ صاحب
(۱۳) سکرٹری تجارت قریشی کریم بخش صاحب سوداگر لنگی و کلاہ
(۱۴) امین مرزا غلام حیدر صاحب وکیل
(۱۵) لائبریرین و
(۱۶) آڈیٹر
} چوہدری فقیر محمد صاحب کلرک ڈاک خانہ

انجمن احمدیہ راولپنڈی کے سکرٹری تبلیغ قاضی محمد رشید صاحب منظور کئے جاتے ہیں ٭

انجمن احمدیہ مردان کے کارکن

(۱) جنرل سکرٹری و آڈیٹر شیخ عبد الحمید صاحب اکونٹنٹ محکمہ نہر
(۲) محاسب بابو عمر دین صاحب کلرک محکمہ نہر
(۳) سکرٹری تبلیغ قاضی محمد عمر صاحب
(۴) سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی معین الدین صاحب
(۵) سکرٹری وصایا خواجہ محمد شریف صاحب کلرک ڈاکخانہ
(۶) سکرٹری تالیف و تصنیف مرزا غلام قادر صاحب عرضی نویس
(۷) سکرٹری امور خارجہ مرزا سعد اللہ جان صاحب وکیل
(۸) سکرٹری ضیافت و لائبریرین ۔ میاں محمد احسن صاحب نقل نویس
(۹) امین ۔ بابو محمد خواص خانصاحب کلرک محکمہ نہر
(۱۰) سکرٹری مقام ۔ مرزا غلام حیدر صاحب
(۱۱) محصل حلقہ نمبر ۱ مولوی معین الدین صاحب
(۱۲) " " نمبر ۲ ماسٹر شاہ محمد صاحب ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول
(۱۳) " " نمبر ۳ مرزا صفدر جان صاحب پٹواری
(۱۴) " " نمبر ۴ بابو عبد الجلیل صاحب کلرک دفتر نہر

انجمن احمدیہ ملتان کے کارکن

(۱) پریزیڈنٹ شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر
(۲) وائس پریزیڈنٹ و سکرٹری امور عامہ اخوند خان محمد اکبر خان صاحب
(۳) جنرل سکرٹری شیخ محمد حسین صاحب
(۴) سکرٹری تبلیغ ملک عمر خطاب صاحب
(۵) سکرٹری تعلیم و تربیت مولوی عنایت اللہ صاحب
(۶) سکرٹری مال میاں محمد حیات خان صاحب
(۷) سکرٹری امور خارجہ منشی محمد بخش صاحب
(۸) سکرٹری ترقی اسلام بابو محمد اقبال صاحب
(۹) سکرٹری وصایا حاجی شیر خان صاحب

انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ کے کارکن

(۱) جنرل سکرٹری خان گلاب خان صاحب
(۲) سکرٹری تبلیغ حکیم محمد ابراہیم صاحب
(۳) سکرٹری تعلیم و تربیت مرزا برکت علی صاحب
(۴) سکرٹری وصایا مستری نظام الدین صاحب
(۵) سکرٹری امور عامہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب بی اے ایل ایل بی
(۶) آڈیٹر مرزا محمد صادق صاحب
(۷) امین قاضی احمد علی صاحب
(۸) مینیجر سکول میر عبد السلام صاحب
(۹) سکرٹری مال بابو محمد حیات صاحب

نظارت امور عامہ کے اعلانات

(۱) ایک دوست میاں عبد الرحمٰن صاحب احمدی نے بلگام میں دیسی کپڑے کا کارخانہ کھولا ہے ٭ کھدر وغیرہ بنایا جاتا ہے ۔ میں کپڑے کے سوداگران سے امید کرتا ہوں ۔ کہ وہ ان سے کپڑا خرید کر کے ان کی امداد فرمائیں گے ان کا پتہ یہ ہے ۔ میاں عبد الرحمٰن صاحب احمدی گنی پیٹی گلی بلگام

(۲) ایک پرانے مخلص احمدی کے بچوں کو تجارتی کاروبار کرنے کے لئے ایک ہزار روپیہ کی ضرورت ہے ۔ اگر کوئی دوست اس قدر روپیہ تجارت پر لگانا چاہتے ہوں تو دفتر ہذا سے خط و کتابت کریں ٭

(۳) ایک نوجوان احمدی آئیل انجن چلانے کا کام خوب جانتا ہے ۔ چاول نکالنے میں خصوصیت سے ماہر ہے ۔ اگر کسی دوست کو ضرورت ہو ۔ تو دفتر امور عامہ سے خط و کتابت کریں ٭

حصہ وصیت کی زندگی میں ادائیگی

سید محمد حسین شاہ صاحب گرداور حلقہ ظفر وال ضلع سیالکوٹ نے اپنی آمد اور جائداد کے ۱/۳ حصے کی وصیت کی ہوئی ہے ۔ ایک مخلص احمدی جب تک اپنا وعدہ پورا نہ کرے ۔ راحت محسوس نہیں کرتا ۔ خصوصاً وعدہ بھی ایسا جو محض رضاء الہی کے لئے کیا گیا ہو ۔ شاہ صاحب موصوف نے اپنی زندگی میں ہی حصہ جائداد مبلغ مال عہ تین اقساط میں ادا کر دیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس دینی خدمت کو قبول فرمائے ۔ اور بیش از بیش مراتب عطا کرے آمین
سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

جلسہ سالانہ کے مضامین کے متعلق اعلان

امسال سالانہ جلسہ ۱۹۳۱ء کے موقعہ پر جن جن مضامین کا پروگرام سالانہ جلسہ میں رکھا جانا ضروری ہو ۔ یا ایسے مضامین جن سے جماعت کے احباب یا غیر از جماعت اصحاب کو فائدہ پہونچ سکتا ہو ۔ ان سے جو دوست مجھے اطلاع بخشیں گے ۔ میں ان کے تحریری مشورہ کو شکریہ کے ساتھ دیکھونگا ۔ اور غور کروں گا ۔ میں چاہتا ہوں ۔ کہ ہر علاقہ کے احمدی احباب مجھے اپنے مفید مشورہ سے اطلاع دیں ۔ تاکہ میں ان کے مفید مشورہ سے فائدہ اٹھا سکوں ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعت احمدیہ دروش

جماعت دروش اگرچہ نئی جماعت ہے ۔ لیکن چندہ ادا کرنے میں باقاعدہ ہے ۔ اس نے اپنا بجٹ اپریل سے پہلے پہلے پورا کر دیا ہے ۔ احباب کرمی جمعدار محمد عالم صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ اور وہاں کی جماعت کیلئے دعا فرمائیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی و دنیوی ترقی عطا فرمائے ۔ ناظر بیت المال قادیان ٭

مراسلات

مَیں کس طرح احمدیّت میں داخل ہُوا

رنگون سے ایک صاحب کے۔ فقیر محمدؐ نے احمدیّت میں داخل ہونے کے متعلق جو عریضہ انگریزی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

اِس بارہ میں کہ ایک مخلص اور سچا احمدی بننے کے لئے کن باتوں پر ایمان رکھنا چاہیئے۔ میرے عقیدہ میں جو فوری تغیر ہوا اس کے متعلق میں اپنے خیالات حضور کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ۱۹۲۷ء میں جب میں رنگون میں تھا۔ میرے ماموں جناب این۔ ایم محمدؐ غنی صاحب نے حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا پیغام مجھے پہنچایا۔ لیکن وہ مجھے اسلام کی تعلیم لا اکراہ فی الدین پر عمل کرتے ہوئے بیعت کے لئے مجبور نہ کر سکے۔ ہاں ایک نہایت بیش قیمت کتاب "Ahmad & his Teachings" مرتبہ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب مجھے پڑھنے کے لئے دی۔ کیونکہ وہ مجھے ایک مخلص احمدی کی حیثیت میں دیکھنے کے آرزومند تھے۔

جونہی میں رنگون سے اپنے وطن تنادلی پہنچا۔ میری زندگی کا ایک نیا دور شروع ہُوا۔ ترجمۃ القرآن انگریزی۔ دی احمدیہ موومنٹ محمد اینڈ کرائسٹ وغیرہ کتب مصنفہ مولوی محمد علی صاحب کے مطالعہ کی طرف میری توجہ ہوئی۔ اس موقعہ پر اگرچہ میری دلی آرزو تھی۔ کہ ان کتابوں کا بھی مطالعہ کروں۔ جو حضرت احمد علیہ السلام کے دعویٰ نبوت کی تائید میں لکھی گئی ہیں۔ اور اس طرح دونوں کا مقابلہ کر کے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچوں۔ مگر چونکہ اس علاقہ میں ان کتابوں کا میسّر آنا محال تھا۔ اس لئے یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔ اور ۱۹۲۸ء کے ابتداء میں مجبوراً مجھے لاہور کی گمراہ جماعت میں شامل ہونا پڑا۔

دو ماہ کا عرصہ ہُوا۔ کہ میں پھر اپنے ماموں کے پاس پہنچا۔ اور اپنی احمدیت کا اظہار کیا۔ مگر جب انہوں نے نیز جناب عبدالقادر کچی کا کا سکرٹری جماعت احمدیہ نے نبوّت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مجھ سے سوال کیا۔ تو مَیں نے انکار کر دیا۔ لیکن فوراً ہی میں مولوی محمد علی صاحب سے اس کے متعلق استفسار کیا۔ انہوں نے اپنے مکتوب یکم اپریل ۱۹۳۱ء میں مجھے لکھا۔ کہ حضرت احمدؑ نے کبھی بھی دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ اس پر وہاں خوب گرما گرم بحث ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں حسب ذیل دو سوالات میرے دل میں پیدا ہوئے۔

(۱) کیا حضرت احمدؑ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اگر کیا۔ تو کن معنوں میں

(۲) کیا مولوی محمد علی حضرت احمدؑ کو نبی مانتے تھے۔ ان دونوں سوالات کو مدنظر رکھکر ریویو آف ریلیجنز کا اگر مطالعہ کیا جائے۔ تو نہایت وضاحت کے ساتھ اور پوری طرح یہ بات سمجھ میں آ جائیگی۔ کہ ادارت ریویو کے دوران میں نبوت احمدؑ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کو ایک لمحہ کے لئے بھی کبھی کوئی شُبہ پیدا نہیں ہُوا۔ مولوی صاحب نے اپنے ۱۵ اپریل ۱۹۳۱ء کے خط میں مجھے لکھا تھا۔ ریویو کے فائلوں میں نبی کا لفظ محض بطور استعارہ استعمال ہُوا ہے۔ لیکن اس امر سے کسے انکار ہے۔ کہ حضرت احمدؑ نے تشریعی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ ہی کوئی نیا مذہب قائم کیا ہے۔ اسلامی کتب میں اس بات کی صاف اور بین شہادت موجود ہے۔ کہ مسلمانوں میں ایک نبی مبعوث ہوگا۔ جو لوگوں کو ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لائیگا۔ اور پرچم اسلامی کو بلند کریگا۔ اور اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ حضرت احمدؑ نے ایسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کا عقیدہ غلط اور سراسر ناقابل اعتماد ہے۔

معمولی اعتراضات کو زیادہ وقعت نہ دینی چاہیئے۔ مولوی محمدؐ علی صاحب حضرت احمدؑ کو مسیح موعود۔ مہدی اور مجدد تسلیم کرتے ہیں۔ اور ان کا عقیدہ ہے۔ کہ مجدد پر ایمان لانا نبی پر ایمان لانے کی حیثیت نہیں رکھتا۔ نبی اور مجدد میں جو امتیاز ہے۔ وہ سید محمد لطیف صاحب آف قادیان نے اپنے رنگون کے قیام کے زمانہ میں مجھے اچھی طرح سمجھا دیا جسے میں اچھی طرح سمجھ چکا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں۔ نبوت مسیح موعودؑ کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کی تاویلات محض دھوکہ ہیں:

مذکورہ بالا حقائق کے علاوہ حضرت نورالدین اعظم کی سوانحعمری جو اس سلسلہ میں نہایت معتبر شہادت ہے۔ اس مسئلہ کو بالکل صاف کر دیتی ہے۔ کہ حضرت احمدؑ نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور حضور کے تمام دعاوی کو مانتے ہوئے مولوی محمدؐ علی صاحب نے حضرت خلیفہ اوّل کی بیعت کی۔ اور انکی اپنی تحریرات اس بارہ میں اس قدر واضح اور صاف ہیں۔ کہ کسی صورت میں بھی ان کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔

آخر کار مَیں نے ایک بار پھر مولوی محمد علی صاحب کو اس مسئلہ میں رہنمائی کے لئے لکھا مگر بے فائدہ۔ مجھے مولوی صاحب موصوف کا اتنا عرصہ ہم عقیدہ رہ کر حقیقی احمدی نہ ہونے کا دلی افسوس ہے۔ اور اب اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں سچا اور پکا احمدی ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر ایمان لاتا ہوں۔ اور اپنے دستخطوں سے درخواست بیعت ارسال کرتا ہوں۔ مہربانی فرما کر قبول فرمائی جائے۔ میں اپنی گزشتہ غلطی پر صمیم قلب سے اظہار افسوس کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں مَیں اپنے ماموں جناب این ایم محمدؐ غنی صاحب جناب عبدالقادر کچی کا کا اور سید محمد لطیف صاحب کا بیحد ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے اس معاملہ میں میری صحیح رہنمائی کی۔ اور شب و روز ان کی درازیٔ عمر اور فلاح دارین کی دُعا کرتا ہوں: (خاکسار کے۔ فقیر محمدؐ)

حاجی نواب خان صاحب مرحوم

حاجی نواب خان صاحب مرحوم ساکن بھگلانہ ضلع ہوشیارپور مورخہ ۱۷ جون بقضائے الٰہی اس جہان فانی سے رحلت فرما کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُرانے اصحاب میں سے تھے۔ آپ غالباً ۱۹۰۰ء میں حج کرنے کے لئے گئے۔ واپس آتے ہوئے آپ کو معلوم ہُوا۔ کہ قادیان میں ایک شخص نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کو دیکھنا چاہیئے۔ چنانچہ آپ گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہو گئے۔ جب آپ گاؤں میں واپس آئے۔ اور لوگوں کو بتایا۔ کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر کے آیا ہوں۔ تم لوگوں کو بھی چاہیئے۔ کہ مہدیؑ زمان کو پہچانو۔ تو لوگ انکے مخالف ہو گئے۔ ان دنوں ہمارے گاؤں میں صرف چوہدری غلام محمد صاحب گرداور احمدی تھے۔ اور وہ باہر ملازمت پر رہتے تھے۔ یہ گاؤں میں اکیلے تھے۔ مولوی لوگ گدھوں کی طرح ان پر گرتے۔ مگر وہ ذرا نہ گھبراتے۔ آپ کا معمول تھا۔ کہ گھر میں بیوی بچوں کو ہر وقت سلسلہ کے مسائل بتاتے رہتے۔ صبح کو نماز پڑھ کر قرآن مجید کی تلاوت کر کے درس دیتے۔ اور انبیاء سابقین کے حالات اور سوانح سناتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مشابہت دیکر آپ کی صداقت ان کے دلوں میں بٹھاتے۔ اسی وجہ سے اس وقت ان کی تمام اولاد چھوٹے بڑے بیوی اور لڑکیاں پابند صوم و صلوٰۃ ہیں۔ سلسلہ کی کتب پڑھ سکتی اور گہری عقیدت رکھتی ہیں۔ آپ ہر وقت استغفار کا ورد فرمایا کرتے۔ انہوں نے اپنی لڑکیوں کی شادیاں احمدی لڑکوں سے کیں اور رشتہ داروں کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہ کی۔

آپ چھوٹے بچوں۔ یتیموں۔ بیواؤں۔ اور غریبوں پر بہت رحم کرتے تھے۔ اور حتی الوسع ان کی مدد کیا کرتے۔ آپکو قادیان آنے کا بہت شوق تھا۔ بلکہ مستقل رہائش کی خواہش رکھتے تھے۔ میری جب سے ان کے ہاں شادی ہوئی۔ یہی تلقین کیا کرتے تھے۔ کہ تم قادیان میں مکان بناؤ۔ بلکہ آپ نے اپنی دونوں لڑکیوں کے نکاح کے وقت یہ شرط لی۔ کہ ہم کوشش کریں گے۔ قادیان میں رہائش کریں:

آخر میں میں تمام قارئین کرام سے استدعا کرتا ہوں۔ کہ ان کے واسطے تہ دل سے دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے:

(خاکسار۔ عبدالعزیز مولوی فاضل ٹیچر ڈی بی ہائی سکول نکودر ضلع جالندھر)

کانگرس اور مسلمان

چند کانگرسی مسلمانوں نے حال ہی میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کو گجرات بلایا۔ اور اس طرح مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کرنے کی ناپاک کوشش کی۔ ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن گجرات نے یہ محسوس کرتے ہوئے۔ کہ مسلمانوں کو صحیح طریق عمل سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔ ۱۵ر جون کو اپنے ہفتہ واری پبلک اجلاس میں جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے کے لیکچر کا انتظام کیا۔ لیکچر کا موضوع کانگرس اور مسلمان تھا۔ لیکچر پورے ۶ بجے شروع ہوا۔ ملک صاحب نے نہایت احسن طریق پر مسلمانوں کے خلاف کانگرس کے ارادوں کو بے نقاب کیا۔ اور بتایا۔ کہ کانگرس مسلمانوں کو ہندوستان سے ناپید کرنے کے درپے ہے۔ آپ نے مسلمانوں کو نصیحت کی۔ کہ اپنے آپ کو منظم کریں۔ کیونکہ اس میں حیات ملی کا راز مضمر ہے۔

لیکچر کے بعد سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ جس پر ایک کانگرسی مسلمان کھڑے ہوئے۔ اور بجائے ملک صاحب کی تقریر پر اعتراضات کرنے کے جماعت احمدیہ کے برخلاف زہر اگلنا شروع کر دیا۔ ملک صاحب نے نہایت سنجیدگی اور متانت سے ان کے تمام اعتراضات کے خاطر خواہ جوابات دیئے۔ اور بتایا۔ کہ سیاسی لحاظ سے جماعت احمدیہ جمہور مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ جلسہ نہایت کامیابی و کامرانی سے اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علی ذالک

خاکسار بشیر احمد صادق سیکرٹری ینگ مین احمدیہ ایسوسی ایشن گجرات پنجاب

مولوی فضل الدین صاحب مانانوالوی کی وفات

مولوی فضل الدین صاحب احمدی ۱۹ر جون ۱۹۳۱ء موضع میانونڈ ضلع امرتسر میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ مولوی صاحب مرحوم کے نام سے بہت سے دوست آشنا ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں مولوی صاحب سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ احمدی ہونے سے پہلے اہلحدیث عقائد کے مشہور و معروف عالم اور مسلمہ واعظ تھے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مشیر خاص تھے لوگ ان کے وعظ کو بڑے ذوق و شوق سے سنا کرتے تھے مولوی صاحب نے سوانح عمری حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چند ایک دیگر رسالے بھی تصنیف کئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ان کے احمدی ہونے پر نہایت رنج و غصہ کا اظہار کیا۔

مولوی صاحب موضع پٹی، ترنتارن، جنڈیالہ گرو وغیرہ مختلف مقامات میں بوٹ اور دیگر سامان لوہا وغیرہ کی تجارت کیا کرتے۔ نیز وعظوں کے ذریعہ لوگوں کو ہدایت پہنچاتے۔ جن دنوں مولوی صاحب جنڈیالہ میں مقیم تھے۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند کتابیں مطالعہ کرنے کا موقعہ ملا۔ مولوی صاحب فرماتے ان کے پڑھنے سے میرے دل میں ایک خاص اثر پیدا ہوا۔ اس پر میں مولوی ثناء اللہ کے پاس گیا۔ اور کہا۔ مولوی صاحب میں نے آپ کی تمام تحریریں اور تصانیف بغور پڑھی ہیں۔ مگر جو اثر میرے قلب پر مرزا صاحب کی کتابوں کے پڑھنے سے ہوا میں بیان نہیں کر سکتا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا۔ آپ میری فلاں فلاں کتاب کا مطالعہ کریں۔ اور مرزائی نہ بن جائیں۔ مولوی صاحب مرحوم نے چند یوم انتظار کیا۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب سے کوئی تشفی آمیز جواب نہ ملا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔

احمدی ہونے کے باعث مولوی صاحب کی تجارت میں ضعف آنا شروع ہوا۔ وہی لوگ جو مولوی صاحب کے وعظ کے دلدادہ تھے۔ آپ کی مخالفت پر آمادہ ہو گئے۔ مگر آپ نے نہایت استقلال سے کام لیا۔ جنڈیالہ سے دوکان اٹھا کر بیاس تشریف لے آئے وہاں بھی دوکان کا کام نہ چلا۔ پھر وہاں سے ڈھلواں چلے گئے۔ ڈھلواں میں مولوی صاحب کی صحت خراب ہو گئی۔ بعد میں کچھ صحت ہوئی۔ کہ اچانک فالج گرا۔ دو یوم سخت بیمار رہ کر بروز جمعہ بوقت ۷ بجے شام مولائے حقیقی سے جا ملے۔ ان کی آرزو کے مطابق جنازہ قادیان پہنچایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جنازہ پڑھایا۔ اور قادیان کی مقدس بستی میں دفن ہوئے۔ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد دو لڑکیاں ایک شیر خوار اور دوسری تقریباً ۹-۱۰ سال کی ہے اور ایک لڑکا جس کی عمر ۵ برس ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کی عمر میں برکت دے۔ اور ان کو خادم دین بنائے۔ آمین!

خاکسار حکیم محمد جمیل احمدی مصری شاہ لاہور

بخدمت پادری برکت اللہ صاحب ایڈیٹر "اخبار نور افشان"

آپ کا چیلنج اخبارات میں شائع ہونے پر ہم لوگوں نے خیال کیا تھا۔ کہ پادری صاحبان میدان مناظرہ میں آکر مسیح کی الوہیت کا راز کھولیں گے مگر اخبار الفضل دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ مناظرہ سے قبل ہی آپ کو اپنی کمزوری کا احساس ہو گیا۔ ہم آپ کو توجہ دلاتے ہیں کہ آپ ایک دفعہ اپنے مشتہرہ چیلنج کو مرد میدان بن کر ضرور پورا کریں۔ یہ تو ہم لوگوں کو معلوم ہی تھا۔ کہ احمدی کا نام سن کر عیسائیوں کو پسینہ آجاتا ہے۔ لیکن ہم متحیر ہیں۔ کہ آپ نے چیلنج کس بنا پر دیا تھا۔ امید ہے۔ اب آپ کو اپنے چیلنج کی حقیقت معلوم ہو گئی ہو گی۔ اگر کچھ شک ہو۔ تو ضرور میدان مناظرہ میں نکلیں۔

فضل کریم از بالاکوٹ ضلع ہزارہ (معہ دیگر اصحاب کے)

مسلمانان پنجاب کا حق محکمہ تعلیم میں

یہ عجیب بات ہے۔ کہ پنجاب میں ۵۶ فیصدی آبادی مسلمانوں کی ہے لیکن گورنمنٹ کے ہر محکمہ پر ہندوؤں کا ہی قبضہ ہے۔ اور وہ مسلمانوں کو جہاں تک ان کا بس چلتا ہے۔ سرکاری محکموں کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دیتے

اس وقت میں صرف محکمہ تعلیم کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ تمام کاروباری امور تعلیم کے بعد ہی پیدا ہوتے ہیں۔ پہلے تو ہندو یہ کوشش کرتے تھے۔ کہ کسی مسلمان کو کوئی سرکاری ملازمت نہ مل سکے۔ اور قابلیت کا بہانہ بنا کر روکاوٹیں پیدا کرتے تھے۔ لیکن اب مقابلہ کے ان امتحانوں کے نتائج سے جن میں ہندوؤں کا زیادہ ہاتھ نہیں ہوتا۔ جب یہ واضح ہونے لگا ہے۔ کہ مسلمان بلحاظ قابلیت ہندوؤں سے ہرگز کم نہیں۔ تو اب بعض واقعات پیش آمدہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ مسلمانوں کو جس طرح بھی ہو سکے اعلیٰ تعلیم سے محروم رکھنے کی کوشش کی جائے۔ چونکہ سرکاری درسگاہوں پر اسی قوم کا قبضہ ہے۔ اس لئے اس میں بہت کچھ کامیابی حاصل کر رہی ہے۔ اس مصیبت سے بچنے کا صرف یہی علاج ہے۔ کہ ہر گورنمنٹ کالج و سکول میں آبادی کے تناسب سے لڑکے داخل کئے جائیں۔ اور اسی نسبت اور لحاظ سے عملہ رکھا جائے

اس وقت حالت یہ ہے۔ کہ آبادی کا لحاظ تو درکنار جو فیصلہ گورنمنٹ نے ۴۰ فیصدی والا کر رکھا ہے۔ وہ بھی کھٹائی میں پڑا ہے۔ پرانے کالجوں اور سکولوں کو تو چھوڑیئے۔ کم از کم جو نئے کالج اور سکول کھلتے ہیں۔ ان میں تو گورنمنٹ کو اس ۴۰ فیصدی والے حکم پر ضرور عمل کرنا چاہیئے۔

میں آنریبل وزیر صاحب تعلیم کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں۔ کہ اس طرف توجہ مبذول فرمائیں۔ نیز مسلم ارکان کونسل کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ ان میں سے کوئی صاحب اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیکر گورنمنٹ سے حسب ذیل سوالات دریافت کریں۔

(۱) اس وقت پنجاب میں کتنے گورنمنٹ کالج اور سکول ہیں؟

(۲) طالب علموں کی تعداد کس قدر ہے۔ ان میں سے کس قدر مسلمان ہیں۔ اور کس قدر ہندو؟ اور ایف۔ ایس۔ سی میں کتنے مسلمان اور کتنے ہندو امسال داخل کئے گئے ہیں؟

(۳) عملہ کسقدر ہے۔ کتنے ہندو۔ اور کتنے مسلمان ہیں؟

(۴) تنخواہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوؤں اور مسلمانوں کی تعداد میں کیا نسبت ہے؟

(۵) کتنے پرنسپل اور وائس پرنسپل ہیڈ ماسٹر اور سیکنڈ ماسٹر ہندو ہیں۔ اور کتنے مسلمان؟

(نامہ نگار)

عراق ریلوے

اسلام کے مقدس مقامات - نجف - کربلا - بغداد - کاظمین اور سمارہ کی زیارت کیلئے عراق ریلوے سب سے زیادہ آرام دہ سب سے زیادہ کم فاصلہ اور سب سے زیادہ کم خرچ راستہ ہے۔ مکہ - مدینہ اور مشہد کو جاتے ہوئے یا واپس آتے ہوئے عراق کے مقدس مقامات کی زیارت کریں - اور اس طرح دو مختلف زیارتوں کے اخراجات سے بچیں - زائرین کیلئے خاص سہولتیں اور تخفیف شدہ کرائے رکھے گئے ہیں سپیشل کوپون ٹکٹ جو ایکسو پچاس یوم کیلئے قابل استعمال ہوتے ہیں - اور جن کے ساتھ پچاس کلو وزن بھی لیجایا جا سکتا ہے حسب ذیل شرح پر دستیاب ہو سکتے ہیں :-

بصرہ سے کربلا - وہاں سے کاظمین (بغداد) اور واپسی بصرہ سیکنڈ کلاس -/۸/۴۳ تھرڈ کلاس -/۱/۳۰ مذکورہ بالا سفر میں اگر سمارہ اور وہاں سے واپسی بھی شامل کی جائے - تو سیکنڈ کلاس -/۸/۷۲ تھرڈ -/۱/۳۵ :-

تین سال سے کم عمر کے بچے مفت اور ۱۲ سال سے کم عمر کیلئے نصف کرایہ عراق کے کسی اسٹیشن تک جانے اور آنے کیلئے یکطرفہ ٹکٹ بھی مل سکتے ہیں - بصرہ سے کربلا بیس گھنٹہ کا راستہ ہے اور بصرہ سے بغداد ۱/۲ ۱۲ گھنٹہ کا - تمام اہم مقامات مقدسہ کے درمیان روزانہ گاڑیاں چلتی ہیں بغداد سے براستہ موصل (نبی یونس) اور نصیبین - الیپو تک پھر وہاں سے استنبول براستہ دمشق یروشلم - پورٹ سعید - قاہرہ اور سویز سے جدہ - مکہ مدینہ جانے کیلئے اول اور دوم درجہ مسافروں کے لئے ہفتہ میں دوبار مشترکہ گاڑی اور موٹر سروس کا انتظام ہے ٹکٹ - مفت پمفلٹ - اور تمام معلومات حسب ذیل پتوں سے حاصل کی جا سکتی ہیں :-

(۱) مولوی محمد باقر حاجی دیوجی کا مسافر خانہ جیل روڈ عمر کھادی بمبئی

(۲) مسٹر اے - ای - لوٹیا کوبی دادا - مانڈوی بمبئی -

(۳) آنریری سکرٹری فیض پنجتنی - پالاگلی بمبئی

(۴) مسٹر حبیب حاجی - رحمت اللہ کھارا ڈور - کراچی

(۵) مسٹر عبدالعلی - علینی جی - نیپیر روڈ کراچی

(۶) آنریری سکرٹری فیض پنجتنی گوڈی گارڈن کراچی

(۷) میسرز مرزا چودہری اینڈ کمپنی - پی - او بکس ۱۴۹ لاہور

(۸) میسرز نظامیہ مسلم ایکسپریس کمپنی غداد ول او حیدر آباد دکن

یا

دی ایجنٹ گورنمنٹ ریلویز عراق امپرجند بلڈنگ بیلرڈ سٹیٹ بمبئی

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں - یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے - یا مردہ پیدا ہوتے ہیں - اس کو عوام اٹھرا کہتے ہیں - اسی مرض کے لئے حضرت مولوی نور الدین صاحب مرحوم شاہی حکیم کی مجرب محافظ اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں - یہ گولیاں آپ کی مجرب مقبول اور مشہور ہیں - اور ان گھروں کا چراغ ہیں - جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں - کئی خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے پڑے ہیں ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے قیمت فی تولہ ؏ :-

شروع حمل سے آخر رضاعت تک تقریباً ۱۲ تولہ خرچ ہوتی ہیں - ایک دفعہ منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا :-

حب مقوی اعصاب
فولاد کی گولیاں

یہ گولیاں پٹھوں کو قوت دیتی ہیں - بدن کی عام کمزوری کو دور کرتی ہیں - جوڑوں کا درد - درد کمر - تمام بدن کا درد - ان گولیوں کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے - یہ گولیاں خون پیدا کرنے چست و توانا بنانے رنگ سرخ کرنے کے علاوہ دماغ کے لئے خاص علاج ہیں :-

قیمت پچیس گولیاں ایک شیشی ۸/

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

موت کی گرم بازاری

اور امراض دق و سل کی تباہ کاریوں کے سیلاب کو دیکھ کر جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب بی - ایم - ایس نے ان لاعلاج امراض کا پوری تحقیق و تفتیش کے بعد علاج دریافت کر لیا ہے اور ثابت کر دیا ہے - کہ دنیا کا کوئی مرض ایسا نہیں - جس کی دوا نہ بنائی گئی ہو - آپ نے متعدد عربی فارسی انگریزی کی طبی کتب سے ان امراض متعلق جو کچھ حاصل کیا ہے - اسکو البیان الکامل فی تحقیق الدق والسل کی صورت میں اسطرح یکجا کر دیا ہے - کہ اسمیں دق کی تعریف اور اس کے اسباب و علامات اس سے بچنے کے طریقے اور علاج نہایت شرح و بسط کیساتھ درج ہیں - کوئی کتب خانہ بلکہ کوئی گھر اس لاجواب کتاب سے خالی نہ ہونا چاہئے - قیمت فی جلد للعہ

ملنے کا پتہ :- شوکت تھانوی زرد محل امام باڑہ غفران مآب لکھنؤ

احمدیہ پریس امرتسر

میں اردو انگریزی وغیرہ ہر قسم کا کام نہایت اعلیٰ اور عمدہ اور بار عایت ہوتا ہے آزمائش شرط ہے :-

محمد شفیع احمدی مالک احمدیہ پریس امرتسر اکبر ہاؤس چوک جلیانوالہ

تلاش پسر

میرا لڑکا لال خان دوکاندار قادیان تقریباً دو ماہ سے لاپتہ ہے رنگ گندمی - قد میانہ - عمر تقریباً تیس سال ڈاڑھی خاصی لمبی جسم فربہ اگر کسی دوست کو علم ہو تو مجھے اطلاع دے کر عند اللہ ماجور ہوں :- خاکسار :- محمد فضل خاں ملازم نواب صاحب معرفت مولوی غلام نبی صاحب فاضل قادیان

تلاش بستر

جلسہ کے موقعہ پر یہی نے ایک دیہاتی شخص کو اس کا احمدی ہونا دریافت کر کے اپنا بستر اٹھانے کے لئے شیخ عبدالرشید صاحب کی بیٹھک نزد احمدیہ ہال کے مکان کے قریب دیا جب نے ... کے سامنے آکر کہا کہ میں اندر سے لالٹین لے آؤں - اندر لالٹین لینے گیا مگر واپس نہ آیا بہت ڈھونڈا مگر نہ پایا - دوسرے رستہ سے نکل کر چلا گیا - بستر میں ایک دری کالی - چادر سفید - تولیہ سفید سرخ لنگی تہبند - ایک تکیہ جس پر میرا نام ۹۲۲ . ... کاڑھا ہوا ہے - ایک مالوجی سرخ چمڑہ کی تیرہ ہانڈ کی جوتی تھا ایک سبز کینوس کے کپڑے میں جس کے دونوں طرف چمڑے لگے ہوئے ہیں لپٹا ہوا چمڑے کی پٹی میں باندھا ہوا تھا - میرے بھائی ضرور اس بستر کی تلاش کریں صاحب کو اطلاع دیکر عند اللہ ماجور ہوں - محمد ایوب ایس ایم - قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

—— حکومت پنجاب نے شیخ عبدالغنی صاحب ایم۔ ایل۔ سی ایڈووکیٹ سرگودھا کو مغل پورہ کالج کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کا رکن مقرر کیا ہے۔ گویا مسلمانوں کا ایک اور مطالبہ پورا ہوگیا۔ اسی وجہ سے لاہور کے ایک جلسہ میں تحقیقاتی کمیٹی سے تعاون کی قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی۔

—— صوبجات کے محکمہ ہائے اطلاعات نے ہندوستان کے متعلق سنہ ۳۰-۱۹۲۹ء کی جو رپورٹ تیار کی تھی۔ وہ یکم جولائی کو شملہ میں شائع ہوگئی۔

—— حال میں لکھنؤ کا ایک ہندو برضا و رغبت مسلمان ہوگیا اس کے ایک ہندو تعلق دار نے اسے باز رکھنے کی کوشش کی۔ گر وہ نہ مانا۔ آخر اس نے نو مسلم اور اس کو مسلمان کرنے والے دونوں کو قتل کردیا۔ اور خود تھانہ میں جاکر اقبال جرم کرلیا۔ ہندو اخبار خوشی کے لہجہ میں اس کا ذکر کررہے ہیں۔

—— دارالعوام لندن میں ایک سوال کے جواب میں وزیر ہند نے کہا۔ موجودہ قانون کی رو سے انڈیا کونسل میں ملٹری ممبر کا تقرر عمل میں نہیں آسکتا۔

—— ارل رسل کامن ویلتھ آف انڈیا لیگ کے صدر منتخب ہوئے ہیں۔

—— پچھلے دنوں ایک آسٹریلین ہوا باز نے مدراس میں ایک رکشا قلی کو جان سے مار دیا تھا۔ عدالت نے اسے صرف جرمانہ کرکے چھوڑ دیا۔ اب معلوم ہوا ہے اس نے مدراس میں پچھلے کاسٹ کھاکر خودکشی کرلی۔ جس کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔

—— آسام دیلی میں یہ تحریک زور پکڑ رہی ہے کہ لسانی بنیاد پر سلہٹ کو آسام سے علیحدہ کرکے بنگال سے ملا دیا جائے مسلمان بھی اس کے مؤید ہوگئے ہیں۔ اگرچہ پہلے مخالف تھے۔

—— ملک معظم نے مسٹر ریجنالڈ ہور برطانی سفیر متعینہ قاہرہ کو طہران میں برطانی سفیر مقرر کیا ہے۔

—— برائٹن (برطانیہ) کی بلدیہ نے ایک رائے کی کثرت سے فیصلہ کیا ہے کہ عورتوں کو بھی پولیس میں بھرتی کیا جائے چند سال قبل بھی یہ تجربہ کیا گیا تھا۔ مگر ناکام رہا تھا۔

—— سکندر آباد ضلع ملتان سے شدید فرقہ وار فساد کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس میں ایک آدمی مارا گیا کئی زخمی ہوگئے بعض مکانات جلا دئے گئے۔ بیس ہندو اور پانچ مسلمان مجروح ہوئے۔ تفصیلات کا انتظار ہے۔

—— کشمیر میں ایک ہندو لڑکی کی لاش چار روز کے بعد ایک بدررو سے ملی۔ ہندوؤں نے اس کا جلوس نکالا۔ تصادم کے خوف سے پولیس نے اس کا راستہ معین کردیا۔ گر ہندو اس پر رضامند نہ ہوئے۔ کہا جاتا ہے پولیس نے لاٹھی چلائی جس سے کئی لوگ شدید مجروح ہوئے۔ مسلح پولیس اور گورنر موقع پر پہنچ گیا۔ جلوس واپس کردیا گیا۔

—— انڈین سینڈہرسٹ کمیٹی نے اپنی رپورٹ ختم کردی ہے۔ اور دستخط ہوچکے ہیں۔ بعض ارکان نے اختلافی نوٹ بھی لکھے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس پر عمل کرنے سے دوسو سال میں فوج ہندوستانی بن سکے گی۔ اور یہ عرصہ یقیناً بے حد شکیب آزما ہے۔

—— پیر پگاڑو کے بھتیجے پیر چیالال شاہ کو ۲ جولائی کی آدھی رات کے وقت کسی شخص نے ان کے اپنے گاؤں میں قتل کردیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ واقع پیر پگاڑو کی گدی کے سلسلہ میں ہوا ہے۔ جسے ایک سال ہوا سات سال کی قید کی سزا ہوچکی ہے۔

—— نوشہرہ دوآبہ اور کریبہ ریلوے سٹیشن کے درمیان کسی نے ٹیلی گراف تار کاٹ دئے اور ریلوے لائن میں میخیں ٹھونک دیں۔ تا گاڑی الٹ جائے۔ مگر بروقت اطلاع ہوگئی۔ اس سلسلہ میں تین گرفتاریاں ہوچکی ہیں۔ اور تینوں نے اقبال جرم کرلیا ہے۔

—— لبرل پارٹی کے خزانچی وائیکاؤنٹ السٹڈیل نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے اور لکھا ہے کہ پارٹی نے لینڈ ٹیکس کے معاملہ میں اپنی آزادی فروخت کردی اور اس کا طرز عمل ضمیر فروشی کی حد کو پہنچ گیا ہے۔

—— ضلع امرتسر کی پولیس نے ایک مشہور چور کو گرفتار کیا اور تحقیقات کے لئے اسے سپیشل سٹاف کے سپرد کیا۔ مگر دوران تحقیقات میں وہ مرگیا۔ جس کی وجہ سول سرجن نے پولیس کی مار پیٹ بتائی چنانچہ پنجاب گورنمنٹ کی منظوری سے ایک سب انسپکٹر اور تین سپاہی اس جرم میں گرفتار کرلئے گئے ہیں۔

—— آسام بنگال ریلوے پر تین مسلح ڈاکو چلتی گاڑی میں سے ایک ہزار دوسو روپیہ لوٹ کر بھاگ گئے۔ سرکاری رقم تھی۔

—— ضلع ناگپور کے ایک موضع میں سے پولیس نے ایک کھیت میں سے دو مکمل بم برآمد کئے۔

—— دارالعوام میں ایک ممبر نے یہ تجویز پیش کی کہ ہندوستان میں خلاف قانون اجتماعات کو منتشر کرنے کے لئے گیس استعمال کی جائے۔ وزیر ہند نے جواب دیا۔ کہ بہت غور و خوض کے بعد یہ تجویز مسترد کی جاچکی ہے۔

—— ۳ جولائی کو اکوڑہ میں ایک ایم۔ اے نے بے کاری سے تنگ آکر اپنے گلے پر استرا پھیر لیا۔ اور سانگلہ میں ایک سکھ نے افیون کھاکر جان دیدی۔ بے کاری روز بروز خوفناک صورت اختیار کرتی جارہی ہے۔

—— حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لینے اور یو۔پی کے کسانوں میں شورش پیدا کرنے کی وجہ سے لکھنؤ میں ۳ جولائی کو سات سو آدمی گرفتار کرلئے گئے۔ ان میں سے جنہوں نے آئندہ ایسی حرکات سے مجتنب رہنے کا اقرار کیا۔ وہ رہا کر دئے گئے۔

—— بمبئی کے ایک مجسٹریٹ نے ایک سیاسی مقدمہ کے فیصلہ کے دوران میں لکھا ہے کہ گاندھی ارون سمجھوتہ کوئی قانونی مسودہ نہیں۔ اور نہ ہی قانونی لحاظ سے اس کی کوئی حیثیت ہے۔ عدالت اس کی پابندی کی ذمہ وار نہیں ہاں حکومت جس طرح چاہے اس کی قدر کرے۔

—— برطانوی پارلیمنٹ میں ایک ممبر کے متعلق یہ تحریک پیش ہوکر پاس ہوگئی۔ کہ اسے ممبری سے معطل کردیا جائے۔ مگر اس نے ہال سے باہر جانے سے انکار کردیا۔ سپیکر نے ملازموں کو حکم دیا۔ کہ اسے زبردستی باہر نکال دیں۔ مگر ان ملازموں نے جب اسے پکڑا۔ تو اس کے حامیوں نے انہیں مارنا شروع کردیا۔ اور باقاعدہ جنگ ہونے لگی۔ اجلاس بیس منٹ تک ملتوی رہا۔ آخر بڑی مشکل سے یہ ہنگامہ فرو ہوا۔

—— ۳ جولائی کو دہلی سازش کیس کے ایک ملزم نے ٹریبونل سے درخواست کی۔ کہ سلطانی گواہ کیلاش پتی سے میرا مکا بازی کا میچ کرایا جائے۔ اس پر عدالت میں خوب قہقہے بلند ہوئے

—— ضلع پشاور کے ایک گاؤں میں جلسہ کے بعد سرخ پوش اور دوسرے لوگ دریا کو کشتی کے ذریعہ عبور کررہے تھے۔ کہ کشتی الٹ گئی۔ دس سرخ پوشوں کی لاشیں مل گئی ہیں۔ معلوم نہ کتنے لوگ غرقاب ہوئے۔

—— ایک براکالی کو گرفتار کرنے والے دو سکھ ۴ جولائی کو جالندھر میں قتل کر دئے گئے۔ قاتل ہتھیار وہیں پھینک کر خود فرار ہوگئے۔

—— ۳ جولائی کو ڈاکوؤں نے کانپور کے قریب ایک گاؤں میں ڈاکہ ڈالنے کا فیصلہ کیا ہوا تھا۔ جس کی اطلاع پولیس کو قبل از وقت مل گئی۔ اور وہ موقع پر پہنچ گئی۔ ڈاکو بھی بندوقوں اور پستولوں سے مسلح تھے۔ خوب فائر ہوئے۔ تین ڈاکو ہلاک اور پانچ گرفتار ہوئے۔

—— صوبہ سندھ کے ایک موضع میں زبردست ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہوکر آئے۔ اور دو آدمیوں کو قتل کرکے ایک ساہوکار کا چھ ہزار روپیہ لوٹ کر لے گئے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔